

# فیضانِ کلمہ و فکر و عمل

تالیف

مولانا مفتی رب نواز سلفی صاحب

مدرسہ دارالعلوم فتحیہ احمدیہ نور شرقیہ

چھپ چھپ کر تقلید کرنے والے

الہادیثوں کی

اندرونی داستان

ناشر

مکتبہ الجینید اور دیوبند کیسٹ ہاؤس برائے رابطہ مجال اللہ ضلع

عقبہ آصف اسکوائر نزد مدرسہ عقیدۃ الاسلام حسن نعمان کالونی میراب گوٹہ کراچی 0334-3441039

## فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
	خاتمۃ الکتاب	02	پیش لفظ
	الجمہ ریٹ اور عام مقلدین کی	04	غیر مقلد اور اہل قرآن کے درمیان مکالمہ
62	تقلید میں فرق	10	علامہ ابن حزمؒ کی تقلید
63	نااہل کی تقلید	13	مقامی مفتی اور عالم کی تقلید
65	اہل بدعت کی تقلید	16	حافظ محمد صاحب کی تقلید
68	نفسانی خواہشات کی تقلید	18	علامہ شوکانیؒ کی تقلید
70	شیعوں کی تقلید	20	علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید
72	یونان کے کافروں کی تقلید	25	علمائے حدیث یعنی محدثین کی تقلید
73	مرزا قادیانی کی تقلید	29	امام بخاریؒ کی تقلید
76	یہود و نصاریٰ کی تقلید	32	علمائے اصول کی تقلید
77	شاید غیر مقلد کی توبہ کا وقت آ گیا	33	قیاسی مسائل میں علمائے کرام کی تقلید
		35	اشاعرہ اور ماترید یہ کی تقلید
		38	ہشام بن عبد الملک کی تقلید
		39	امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید
		41	امام شافعیؒ کی تقلید
		43	امام مالکؒ کی تقلید
		44	امام ابو حنیفہؒ کی تقلید
		53	فقہائے احناف کی تقلید
		57	حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے اہل علم کی تقلید
		59	اساتذہ کرام کی تقلید

## پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و توصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

غیر مقلدین حضرات جو اپنے آپ کو اباحد یث کہتے ہیں۔ ان سے اہلسنت والجماعت کو کئی طرح کی شکایات ہیں۔ ان میں سے دو درج ذیل ہیں۔

پہلی شکایت یہ ہے کہ یہ لوگ تقلید کو شرک و کفر کہتے ہیں۔ پروفیسر عبداللہ بہاولپوری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں۔

”ہر شرک پہلے مقلد ہوتا ہے پھر مشرک۔ اگر تقلید نہ ہو تو شرک بھی پیدا نہ ہو شرک پیدا ہی تقلید سے ہوتا ہے۔“ (رسائل بہاولپوری صفحہ ۵۲)

مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں۔

”اہل حدیث کی کتابیں رسالے اور فتوے دیکھیں جن میں تقلید کو نہ صرف بدعت بلکہ کفر قرار دیا ہے۔“ (اہلحدیث امرتسر ۲۲ محرم ۱۳۳۳ھ)

اس عبارت کا ٹکس ابن انیس مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی صاحب کی کتاب ”تاریخ ختم نبوت صفحہ ۳۶۰“ پر دیکھا جاسکتا ہے۔

ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین حضرات جب تقلید کی تردید کرنے کے لئے منہ افتاء پر جلوہ افروز ہوئے تو اسے شرک و کفر کہہ کر ہی دم لیا ہے۔ حالانکہ اجتہادی مسائل میں مجتہد کی تقلید کرنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ از روئے قرآن واجب ہے جیسا کہ اس کا اقرار میاں نذیر حسین دہلوی مرحوم نے ان الفاظ میں کیا ہے ”یہی آیت دلیل ہے وجوب تقلید پر“ (معیار راجح صفحہ ۶)

دوسری شکایت یہ ہے کہ غیر مقلدین حضرات نے اپنے قلم و زبان سے تو تقلید کو شرک و کفر کہا مگر عملاً ہر کسی کی تقلید کو سینے سے لگائے رکھا ہے۔ یہاں تک کہ کافروں کی تقلید سے بھی دریغ نہیں کیا۔

غیر مقلد عالم مولانا عبدالحق غزنوی صاحب ”سرور اہل حدیث مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔

”فلاسفہ اور نیچریوں اور معتزلہ کا مقلد ہے“ (الاربعین صفحہ ۵ مشمولہ رسائل الہمدیث جلد اول) غیر مقلدین کے وکیل مولانا محمد حسین بنالوی صاحب لکھتے ہیں۔

”ثناء اللہ بھی شاید بتقلید اپنے امام قادیانی کے جو قصص و اخبار میں حقیقت شرعیہ کے لغت پر مقدم نہ رکھنے میں اس کا شائبہ ہو جائے۔“

(اشاہد السنۃ جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۲ بحوالہ تاریخ ختم نبوۃ صفحہ ۳۴۶)

غیر مقلد عالم مولانا عبد الاحد صاحب ’مولانا امرتسری موصوف کے متعلق لکھتے ہیں کہ “جماعت صحابہ اور ان کے اجماع کو رد کر کے کفار اور مشرکین کی تقلید کرتے ہیں“ (الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۳۳ مشمولہ رسائل الہمدیث جلد اول)

اس دوسری شکایت کو ”غیر مقلد ہو کر تقلید کیوں؟“ کے عنوان سے عوام کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ جو مکالمے کی صورت میں ہے۔ ایک اہل قرآن اور الہمدیث کی آپس میں گفتگو ہوئی جس میں مسئلہ تقلید زیر بحث تھا۔ اہل قرآن کا دعویٰ تھا کہ ”الہمدیث دراصل اہل تقلید ہیں“ جبکہ الہمدیث بھائی سختی سے اس کے منکر تھے ان کا کہنا یہ تھا کہ ہم لوگ تقلید سے ہٹ کر بلکہ کوسوں دور رہ کر صرف قرآن و حدیث کے صریح احکام پر عمل کرتے ہیں۔

اس مکالمے کی صورت اسی طرح بنی کہ ایک صاحب الہمدیث مذہب چھوڑ کر اہل قرآن کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ الہمدیث مناظر انہیں واپس اپنی جماعت میں داخل کرنے کیلئے تبلیغ و دعوت کی غرض سے اس کے پاس پہنچے سلام کے بعد خیر و عافیت دریافت کرنے کا تبادلہ ہوا۔ اس کے بعد ان دونوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ آئندہ صفحات میں مذکور ہے۔ آپ اسے پڑھئے اور اندازہ لگائیے کہ کس کا بلز ابھاری ہے۔

نوٹ: چونکہ یہ رسالہ بطور الزام لکھا گیا ہے اس لئے اس کے پڑھنے والے ہر قاری سے گزارش ہے کہ وہ اسے الزامی جواب سمجھ کر ہی پڑھے۔ الزامی جواب کو تحقیقی جواب قرار دینا درست نہیں۔

رب نواز سلفی

مدرسہ دارالعلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ

## غیر مقلد اور اہل قرآن کے درمیان مکالمہ

**غیر مقلد** - ہمیں یہ سن کر بہت افسوس ہوا ہے کہ آپ الحمد للہ مذہب سے نکل کر گمراہ لوگوں یعنی اہل قرآن کی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں اپنے مسلک کی حقانیت منوانے اور دوبارہ آپ کو اس حق مسلک میں شمولیت کی دعوت دینے کے لئے آیا ہوں۔

**اہل قرآن** - محترم جناب! آپ نے ہمیں گمراہ کیسے کہہ دیا ہے جبکہ ہم قرآن کے ماننے والے اہل قرآن ہیں اور قرآن تو سارے انسانوں کے لئے ہدایت کا پیغام ہے۔ آپ قرآن والوں کو گمراہ کہتے ہوئے خدا سے ڈرتے نہیں؟

**غیر مقلد** - قرآن تو بے شک کتاب ہدایت ہے مگر آپ لوگ چونکہ حدیثوں پر عمل کرنے سے اعراض کرتے ہیں اس لئے گمراہ ہیں۔

**اہل قرآن** - حدیثوں کی مخالفت اور ان سے اعراض تو آپ بھی کرتے ہیں۔ تو آپ بھی گمراہ ہوئے باقی رہا اس بات کا ثبوت کہ آپ لوگ حدیثوں کی مخالفت کیسے کرتے ہیں۔ اس کے ثبوت کیلئے مولانا انوار خورشید صاحب کی کتاب ”حدیث اور الحمد للہ“ کا مطالعہ فرمائیں اس میں انہوں نے ۷۹ مسائل پر بحث کی ہے۔ ہر مسئلہ کے ذیل میں کئی احادیث ذکر کر کے آپ لوگوں کے مسائل درج کئے ہیں جو سراسر حدیث کے خلاف ہیں۔

**غیر مقلد** - ”حدیث اور الحمد للہ“ حنفی عالم کی کتاب ہے اور آپ بخوبی جانتے ہیں کہ وہ ہمارے ہم مقابل اور فریق مخالف ہیں۔ اس لئے ان کی کتاب کا کوئی اعتبار نہیں۔ ممکن ہے کہ انہوں نے ضعیف حدیثیں ذکر کر کے لوگوں کو یہ تاثر دیا ہو کہ الحمد للہ ان حدیثوں کے مخالف ہیں۔

**اہل قرآن** - یہ تو آپ لوگوں کی عادت ہے کہ جو حدیث تمہارے مذہب کے خلاف ہو تو تم اسے ضعیف کہہ کر مال دیا کرتے ہو۔ جب میں آپ کی طرح الحمد للہ تھا تو میں بھی اپنے مذہب کے خلاف ہر حدیث پر ضعیف ہونے کی چھاپ لگا دیا کرتا تھا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ”حدیث اور الحمد للہ“ میں ذکر کردہ حدیثیں صحاح ستہ وغیرہ کتابوں کی ہیں۔ مولانا انوار خورشید صاحب نے اس کتاب میں

ان حدیثوں کو جمع کیا ہے جو صحیح، حسن، حسن الغیرہ ہیں یا کم از کم ان کی حیثیت یہ ہے کہ وہ محدثین کے اصول کے مطابق قابل استدلال ہیں اور ان کے قابل استدلال ہونے کا اعتراف آپ کے علماء کرام نے اپنی کتابوں میں کئی بار کیا ہے۔

**غیر مقلد :-** آپ اس وقت حنفیوں کی وکالت نہ کریں۔ آپ نے ہم اہلحدیث پر مخالفت حدیث کا الزام لگایا ہے۔ اس کا مستند حوالوں سے ناقابل تردید ثبوت پیش کریں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اہل حدیث ہو اور حدیث پر عمل نہ کرے یا اس کی مخالفت کرے؟

**اہل قرآن :-** اگر میں احناف کی کتابوں مثلاً غیر مقلدین امام بخاری کی عدالت میں۔ بخاری شریف غیر مقلدین کی نظر میں۔ مسائل غیر مقلدین۔ تحفہ اہل حدیث۔ تجلیات صغیر۔ تجلیات انور وغیرہ کے حوالے سے آپ کو مخالف حدیث ثابت کروں تو آپ کہیں گے کہ ان مصنفین نے صحیح ترجمانی نہیں کی۔ آپ مخالف کی کتاب سمجھ کر جھٹلا دیں گے۔ اس لئے میں آپ کے کسی عالم کی کتابوں سے اپنے دعویٰ کی صداقت کو اجاگر کرتا ہوں۔

**غیر مقلد :-** بہت اچھا! میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ہمارے کسی عالم کی عبارتیں پیش کی جائیں مگر میں ایک مرتبہ پھر بڑے وثوق سے کہتا ہوں اور اہلحدیث کے سوا پوری انسانیت کو چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی بھی اہلحدیث عالم ایسا نہیں جو کسی حدیث کو صحیح تسلیم کرتا ہو اور اس سے ثابت شدہ مفہوم بھی درست قرار دیتا ہو لیکن پھر بھی اس حدیث سے روگردانی کرے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ ہمارے کسی غیر معروف عالم کا حوالہ ذکر نہ کریں بلکہ کسی مشہور اور مستند عالم کی کتاب کے حوالے سے بات کی جائے۔

**اہل قرآن :-** آپ کی جماعت کے مشہور ترین بزرگ، صحاح ستہ کے مترجم اور چوٹی کے عالم علامہ وحید الزمان صاحب مرحوم کی شخصیت کو سامنے لاتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ انہوں نے حدیثوں کی موافقت کی ہے یا ان سے اعراض اور روگردانی؟

**غیر مقلد :-** بہت خوب! علامہ وحید الزمان صاحب ہماری جماعت میں ممتاز مقام رکھنے والے عالم دین ہیں۔ نزل الابرار۔ ہدیہ الحمدی۔ ان کی مشہور اور مقبول کتابیں ہیں۔ اہلحدیث مصنف

ابو یحییٰ امام خان نوشہروی ان دونوں کتابوں کے متعلق لکھتے ہیں "یہ کتابیں فقہ اہل حدیث کے موضوع پر ہیں اور عوام میں بہت مقبول ہیں" (اہل حدیث کی تصنیفی خدمات صفحہ ۶۲) اسی طرح ان کی کتاب "کنز الحقائق" بھی مسلک اہلحدیث کی ترجمان ہے۔ اس کتاب کا تعارف علامہ صاحب کے سوانح نگار نے اس طرح کرایا ہے۔

"اس کتاب میں مسلک اہلحدیث کے مطابق ضروری مسائل کو حدیث

سے مستنبط کر کے مرتب کیا ہے" (حیات وحید الزمان صفحہ ۱۳۵)

اور ان کی کتاب "تیسیر الباری" کا تو پوچھنا ہی کیا۔ ہم جس کسی کو اہلحدیث بنانا چاہتے ہیں اسے یہی کتاب مطالعہ کے لئے دیا کرتے ہیں۔ بس اب جلدی کریں اور ان کتابوں کے حوالے سے اپنے دعویٰ کو ثابت کریں۔

**اہل قرآن**۔ دوسرے اہلحدیث کی طرح علامہ وحید الزمان صاحب بھی اپنے اہلحدیث بزرگوں کی تقلید میں احادیث کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ بطور نمونہ چند مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۳۴ پر حدیث ہے۔ علامہ وحید الزمان صاحب اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ "اس حدیث سے قربانی کا وجوب نکلتا ہے۔ حنفیہ کا یہی قول ہے" (تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۷۰) اور ہر تسلیم کیا ہے کہ حدیث بخاری کی روشنی میں قربانی کرنا واجب ہے مگر اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں۔ قربانی کرنا سنت ہے۔ (کنز الحقائق صفحہ ۱۹۳)

2۔ بخاری شریف کی حدیث ہے (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۷۴) علامہ وحید الزمان صاحب اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ "اس حدیث سے شافعیہ کا رد ہوتا ہے جو عورت کو ہاتھ لگانا ناقض وضو جانتے ہیں۔ (تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۲۱۰) علامہ صاحب نے اقرار کیا کہ جو لوگ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو کا ٹوٹ جانا جانتے ہیں ان کا یہ مسئلہ حدیث بخاری کی رو سے مردود ہے۔ مگر علامہ صاحب کا خود اپنا مسلک یہی ہے کہ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (تیسیر الباری جلد ۱ صفحہ ۱۳۲)

3۔ بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۹۶ میں حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مرض الوفات میں بیٹھ کر نماز پڑھا لی مگر صحابہ کرام کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا۔ علامہ وحید الزمان صاحب اس کا یوں اقرار کرتے ہیں "آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور صحابہ آپ سے پیچھے کھڑے تھے۔" (رفع الحاجۃ عن سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۸۳۰) لیکن اس اقرار و اعتراف کے باوجود اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں "اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں" (تیسرے البخاری جلد ۱ صفحہ ۴۳۹)

4۔ مسلم شریف کی حدیث ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو نبی کریم ﷺ نے رجوع کرنے کا حکم دیا (صحیح مسلم جلد ۴ صفحہ ۶۷۲) علامہ وحید الزمان صاحب اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں "حضرت نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ طلاق پڑنی" (شرح مسلم جلد ۴ صفحہ ۸۹) لیکن اس حدیث کے خلاف علامہ صاحب اپنے بزرگوں کی پیروی میں لکھتے ہیں کہ حالت حیض میں وہی طلاق واقع نہیں ہوتی (مجموعہ تیسرے البخاری جلد ۷ صفحہ ۱۶۲-۱ صفحہ ۲۳۵)

5۔ مسلم شریف کی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کتابیں ہیں اور اس کا جھوٹا پاک ہے (صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۲) علامہ وحید الزمان صاحب ان حدیثوں کے ذیل میں لکھتے ہیں "ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کتابیں ہیں اور اس کا ادب اور پسینہ پاک ہے" (شرح مسلم جلد ۱ حصہ اول صفحہ ۴۰۶) مگر ان حدیثوں کے خلاف اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ کتے اور خنزیر کا جھوٹا پاک ہے (نزل ۱۱۱ برار جلد ۱ صفحہ ۳۱)

بطور نمونہ یہ چند مسئلے ذکر کئے ہیں کہ علامہ صاحب نے حدیث کی تشریح کرتے ہوئے اعتراف کیا ہے کہ حدیث سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے۔ مگر اپنی دوسری کتابوں میں اپنے اہلحدیث ماہ کی تقلید میں آ کر حدیث کے خلاف مسائل لکھ دیئے ہیں۔ حدیث کی مخالفت اگر گمراہی ہے تو آپ کے عالم بھی اس گمراہی سے نہیں بچ سکتے۔

**غیر مقلد:** آپ کی یہ بات بڑی ہی حیرت کی بات ہے کہ ہمارے مقتدر عالم علامہ وحید الزمان



صاحب مرحوم نے اپنے علماء کی تقلید میں حدیث کی مخالفت کی ہے۔ حالانکہ وہ تو تقلید کے سخت مخالف تھے اور اپنی کتابوں میں بیسیوں جگہ تقلید کی بڑھ چڑھ کی تردید کی ہے۔ اسے کفر اور شرک تک کہا ہے تو پھر وہ کیسے تقلید پر راضی ہو گئے۔

**اہل قرآن:** انہوں نے جس تقلید کی مخالفت کی ہے وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید ہے۔ کفر و شرک انہی کی تقلید کو کہا ہے ورنہ اپنے علماء کی تقلید کے وہ سختی سے پابند تھے اور اس سے اعراض کیسے کر سکتے ہیں۔ جبکہ وہ تقلید کو بخاری شریف کی حدیث سے ثابت کر کے اسے عذاب قبر سے نجات کا قوی ذریعہ بتلاتے ہیں۔

**غیر مقلد:** ہاں ہاں یہ کیا کہہ رہے ہو علامہ صاحب نے ”تیسیر الباری“ میں تقلید کے تو بننے اور خیزے ہیں تقلید کے ازلی دشمن ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ان سے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ تقلید کو عذاب قبر سے حفاظت کا سامان قرار دے دیں۔

**اہل قرآن:** ”تیسیر الباری“ ہی میں انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ آپ خود ہی ملاحظہ فرمائیں۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ منافق کی قبر میں جب فرشتے پٹائی کریں گے تو اس سے یوں کہیں گے۔ ”لَا ذَرِيَّةَ وَلَا تَلِيَّةَ“۔ نہ تو نے خود سمجھا اور نہ ہی دوسروں کی پیروی کی۔ (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۸) علامہ صاحب اس حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”یعنی نہ جہتد ہوا نہ مقلد اگر کوئی اعتراض کرے مقلد تو ہوا کیونکہ اس نے پہلے کہا لوگ جیسا کہتے تھے میں نے بھی ایسا کہا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تقلید کچھ کام کی نہیں کہ سنے سنائے پر ہر شخص کے کہنے پر عمل کرنے لگا۔ بلکہ تقلید کے لئے بھی غور لازم ہے کہ جس شخص کے ہم مقلد بننے ہیں۔ آیا وہ لائق اور فاضل اور سمجھدار تھا یا نہیں اور وہین کا علم اس کو تھا یا نہیں۔ سب باتیں بخوبی تحقیق کر کے اگر مقلد بننا تو اس آفت (عذاب قبر) میں کا ہے کو گرفتار ہوتا“ (تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۲۹۶)

یعنی علامہ صاحب تقلید کو عذاب قبر سے بچنے کا ذریعہ قرار دے رہے ہیں۔ واضح لفظوں میں بیان کیا ہے کہ مردہ انسان دنیا کی زندگی میں تقلید کرتا تو عذاب قبر کا شکار نہ ہوتا۔

**غیر مقلد:**۔ آپ نے دھوکہ سے کام لیا ہے۔ اس کے متصل آگے والی عبارت آپ نے چھوڑ دی ہے جس میں انہوں نے تقلید کی بڑے سخت لفظوں میں تردید کی ہے حتیٰ کہ اسے مشرکین کی رسم قرار دیا ہے۔

**اہل قرآن:**۔ آپ کا مقصد یہ ہے کہ علامہ صاحب کی عبارت کا اول حصہ دوسرے حصہ سے نکرار با ہے اور نکرانے کی صورت میں صرف پہلے ہی حصہ کو لے لیتا اور دوسرے حصہ سے نظر میں ہٹا لیتا گویا آپ کے نزدیک دھوکہ ہے۔

**غیر مقلد:**۔ جی ہاں جی ہاں یہی میری مراد ہے۔ آپ اس تعارض اور ٹکڑ کو ختم کر کے عبارت کے دونوں حصوں میں تطبیق دیں یہاں تک کہ کوئی غلط جان نہ رہے۔

**اہل قرآن:**۔ تعارض کا ایک جواب یہ ہے کہ شاید علامہ صاحب نے بھی تقلید کی دو قسمیں بنا رکھی ہیں۔ تقلید جائز اور تقلید جامد۔ علامہ صاحب نے تقلید جائز کو حدیث بخاری کی روشنی میں ضروری قرار دیا ہے اور آگے کی عبارت میں تقلید جامد کی تردید کی ہے۔ جیسا کہ حنفیوں کے عالم مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے "تقلید کی شرعی حیثیت" میں جائز تقلید کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہے اور ساتھ ساتھ تقلید جامد کی مذمت بھی کی ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ علامہ صاحب نے جہاں تقلید کو ضروری قرار دیا ہے وہاں اپنے علماء کی تقلید مراد ہے اور جہاں اس کی مذمت کی ہے اس سے امام ابو حنیفہ اور فقہائے احناف کی تقلید مراد ہے۔ ورنہ اپنے علماء کی تقلید میں وہ اتنے سخت تھے کہ حدیث کی مخالفت کی پروا بھی نہ کرتے تھے۔ (جیسا کہ آپ چند مثالیں ملاحظہ فرما چکے ہیں)

**غیر مقلد:**۔ ہاں مثالوں سے یقین ہو گیا ہے کہ وہ اپنے علماء کی تقلید کے سختی سے پابند تھے۔ مگر مشہور تو یہ ہے کہ وہ کثرہم کے غیر مقلد تھے۔

**اہل قرآن:**۔ ان کے کثر ہونے کا تعلق امام ابو حنیفہؒ کے حوالے سے ہے کہ ان کی تقلید نہیں کرتے تھے ورنہ اپنے علماء کی نہ صرف یہ کہ وہ خود تقلید کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی اس کیلئے آمادہ کرتے تھے۔

**غیر مقلد:**۔ اُف! یہ کیا؟ ایک تقلید کا گناہ۔ دوسرا اوروں کو بھی دعوت؟ ایسے نہ ہوگا۔ ملامہ

صاحب اتنے پست خیال نہیں ہوئے ہوں گے۔ بتائیں تو سہی! کہ وہ کس کی تقلید کرانے پر لوگوں کو آمادہ کیا کرتے تھے۔

## علامہ ابن حزمؒ کی تقلید

**اہل قرآن :-** علامہ صاحب نے ابن حزمؒ کی تقلید کرنے پر لوگوں کو برا ہیغتہ کیا ہے۔ علامہ ابن حزمؒ نے کئی مسائل میں جمہور سے اختلاف کیا ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ وہ آلات موسیقی اور گانے بجانے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ (تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۴۹)

علامہ وحید الزمان صاحب اس مسئلہ میں ان کے نہ صرف خود مقلد ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ لکھتے ہیں

”الحدیث کو اس مقدمہ میں انصاف کرنا چاہیے نہ کہ غلو اور تشدد اور ہمارے اصحاب میں سے اگر ابن قیمؒ نے اس (گانے) سے منع کیا ہے تو ابن حزمؒ نے اجازت دی ہے۔ دونوں اکابر محدثین اور علماء ظاہر میں سے ہیں اور دونوں ہمارے پیشوا ہیں۔ البتہ ابو حنیفہؒ نے غنا (گانے) کو حرام کہا ہے تو حنفیوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے جن کو دلیل سے کچھ واسطہ نہیں“ (تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۵۰)

علامہ صاحب اپنے الحمدیث بھائیوں کو علامہ ابن حزمؒ کی تقلید کا درس دے رہے ہیں اور خود بھی گانے کے جواز میں ان کے مقلد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ ”گانا بجانا تفریح طبع کے لئے مختلف فیہ ہے اور عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں بقول راجح جائز بلکہ مستحب ہے۔ (اسرار اللفظ: پارہ ہشتم صفحہ ۸۶، بحوالہ آثار خیر صفحہ ۳۷۷)

ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ گانا سننے والے پر انکار جائز نہیں (ہدیۃ المحدث صفحہ ۱۱۸)

**غیر مقلد :-** حنفیوں نے جو گانا سننے کو حرام کہا ہے وہ محض اپنے امام کی تقلید میں کہا ہے اور علامہ ابن حزمؒ کی بات قرآن و حدیث کے موافق ہے اس صورت میں علامہ ابن حزمؒ کی تقلید نہ ہوگی۔ بلکہ قرآن و حدیث کی اتباع کہلائے گی۔ آپ خواجہ انہیں علامہ ابن حزمؒ کا مقلد قرار دے رہے ہیں۔

## اہل قرآن

حرف یہ ہے کہ حنفیہ جو گانے کو ناجائز قرار دیتے ہیں ان کے پاس قرآن وحدیث کے حوالے سے نئی دلائل موجود ہیں آپ کے سامنے صرف ایک آیت اور ایک ہی حدیث کا مفہوم ذکر کرتا ہوں۔ قرآن کریم نے ”لنحو الھدیث“ میں مشغول رہنے سے منع کیا ہے اور ”لنحو الھدیث“ میں گانا ناجائز ثابتا شامل ہے۔

چنانچہ جناب سلاح الدین یوسف صاحب الھدیث لکھتے ہیں۔

”لنحو الھدیث“ سے مراد گانا بجانا اور اس کا ساز و سامان اور آلات ساز و موسیقی اور ہر وہ چیز ہے جو انسانوں کو غیر اور معروف سے غافل کروئے۔“ (تفسیری حواشی صفحہ ۱۱۴۳)

اسی طرح بخاری شریف میں حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو گانے بجانے کو حایل سمجھیں گے۔ (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۳۷)

ابن ہدیث عالم حافظ عبدالستار حماد صاحب اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

”اس سے معلوم ہوا کہ آلات موسیقی حرام ہیں۔ لیکن امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ گانے وغیرہ کے جواز کے قائل ہیں اور اس حدیث کو منقطع قرار دیتے ہیں۔“ (مختصر صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۳۹۴)

چونکہ بخاری شریف کی مذکورہ حدیث ملامہ ابن حزم کی رائے کے خلاف تھی اسلئے اس کو منقطع یعنی سند کے حوالے سے ضعیف قرار دے دیا ہے۔

ابن ہدیث مام شیخ عبدالحق ہاشمی (دراصل نوٹاری) مرحوم ملامہ ابن حزم کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”وإباحة الغناء وإباحة فیه حتی ضعف حدیث البخاری فی حرمة الغناء۔“

(رسائل عبدالحق ہاشمی جلد ۱ صفحہ ۵۸)

”اور انہوں نے گانے کو مباح کہا ہے اور اس میں مباخذ سے کام لیا ہے حتیٰ کہ گانے کی حرمت کے متعلق بخاری کی حدیث کو ضعیف قرار دے دیا۔“

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ احناف جو گانے کو ناجائز کہتے ہیں ان کے پاس مضبوط دلائل اور قائلین تردید دلائل موجود ہیں۔ لیکن اس کے برعکس ملامہ ابن حزم کی رائے سے نہ حدیث سے نہ فقہ سے نہ

خلاف دلیل ہے۔ پھر بھی علامہ وحید ائرمین صاحب ان کی تقلید کرنے اور کرانے پڑے ہوئے ہیں۔

**غیر مقلد**۔ واقعی گانا سننا قرآن وحدیث کی رو سے حرام ہے علامہ وحید ائرمین محض علامہ ابن حزم کی تقلید میں اسے جائز قرار دے رہے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی شدت کے ساتھ ان کی تقلید پر آمادہ کر رہے ہیں۔ اچھا یہ بتائیے علامہ صاحب کے علاوہ دوسرے اہلحدیث حضرات بھی تقلید کرتے ہیں اگر تقلید کرتے ہیں تو کس کی؟

**اہل قرآن**۔ سارے اہلحدیث تقلید کیا کرتے ہیں ان کی اسی تقلیدی فریفتگی کو دیکھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا: وہ کہ اہل حدیث دراصل اہل تقلید ہیں ان کے اس دور خاپن کی وجہ سے میں ان سے بدظن ہوا اور مذہب اہلحدیث کی غلامی کا طوق لگنے سے نکال کر خالص غیر مقلد ہو چکا ہوں یعنی اہلحدیث سے اہل قرآن بن گیا ہوں۔ اہلحدیث ایک طرف تو کہتے ہیں دیکھو حق تقلیدی مخلوق ہیں۔ جب کہ تقلید منکرات ہے جہالت ہے کور بنی ہے اللہ و رسول سے بغاوت ہے شرک ہے کفر ہے وغیرہ دوسری طرف جب انہیں گہرائی سے دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے گلوں میں تقلید کا طوق ڈالے ہوئے ہیں۔

**غیر مقلد**۔ آپ بار بار ایک ہی بات دہرا رہے ہیں کہ اہلحدیث حضرات دوسروں کو تو تقلید سے منع کرتے ہیں مگر خود وہم تقلیدی پابندیوں میں جکڑے رہتے ہیں۔ مگر بتاتے کیوں نہیں کہ وہ کن کی تقلید کرتے ہیں۔

**اہل قرآن**۔ آپ کے علماء وعوام حضرات ایہوں اور غیروں، محدثین اور فقہا کرام کی حتیٰ کہ امام ابو حنیفہ اور فقہائے احناف کی بھی تقلید کرتے ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں کہتا ہوں کہ باطل فرقوں کی تقلید تک سے نہیں بچو گئے۔ کسی ایک کی تقلید کرتے ہوئے تو اس پر تبصرہ کے لئے مختصر سا وقت کافی تھا مگر چونکہ وہ بہت سوں کی تقلید کرتے ہیں اس کی تفصیل کیلئے کافی وقت درکار ہے۔

**غیر مقلد**۔ آپ جتنا وقت چاہیں لے سکتے ہیں۔ مگر بالتفصیل اور باحوالہ اپنے دعویٰ کی ”اہلحدیث دراصل اہل تقلید ہیں“ کو ثابت کریں۔ آپ کی باتوں نے مجھے لرزادیا ہے۔ میرے دل و

دماغ پر وحشت اور پریشانی کا پہاڑ سوار ہو گیا ہے۔ اسلئے اب میں مناظرہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں مگر افہام و تفہیم کے انداز میں آپ کی پُر مغز اور معلومات افزاء باتوں کو سننے کی خواہش رکھتا ہوں۔  
بس آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

**اہل قرآن :-** اگر آپ مسئلہ تقلید میں اپنے اہلحدیث کی گرویدگی جانتا چاہتے ہیں تو آئیے اور سنتے جائیے۔

## مقامی مفتی اور عالم کی تقلید

آپ کے جلیل القدر عالم اور مناظر مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں۔

”تقلید مطلق یہ ہے کہ بغیر تعیین کسی عالم سے مسئلہ پوچھ کر عمل کیا جائے۔ جو اہل حدیث کا مذہب ہے۔ تقلید شخصی یہ ہے کہ خاص آمر اور بعہ میں سے ایک امام کی بات مانی جائے جو مقلدین کا مذہب ہے۔“ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۶)

مولانا امرتسری صاحب کی اس عبارت میں دو باتیں بڑی اہم ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ مطلق تقلید آپ کا مذہب ہے۔ یعنی آپ لوگ تقلید کے لئے کسی ایک عالم دین کو مقتدا بنا کر اس کی تقلید کے پابند نہیں بننے بلکہ مختلف علماء کرام میں سے جس کی چاہتے ہیں اس کی تقلید کر لیا کرتے ہیں۔ جب یہ بات ہے تو آپ لوگوں کی تقلید کا دائرہ عام مقلدین سے وسیع ہوا کہ وہ ایک امام کی تقلید کرتے ہیں۔ جبکہ آپ کئی اشخاص کی۔ اب آپ لوگوں کو یہ حق نہیں کہ آپ مقلدین کو مشرک کہیں ورنہ آپ بڑے مشرک ثابت ہوں گے کیونکہ اگر ایک بت کی عبادت شرک ہے تو کئی بتوں کی عبادت شرک اعظم ہوگی۔

مولانا امرتسری کی عبارت میں دوسری بات یہ ہے کہ کسی عالم سے مسئلہ پوچھ کر عمل کرنے کو بھی انہوں نے تقلید کہا ہے۔ جب یہ تقلید ہے تو آپ لوگ اپنے علماء سے صرف ایک مسئلہ ہی نہیں بلکہ زندگی میں پیش آنے والے سارے مسائل پوچھا کرتے ہیں۔ بقول ان کے عوام کا اپنے علماء سے یہ مسائل پوچھ کر عمل کرنا تقلید ہوا۔

**غیر مقلد :-** ہم لوگ علماء کرام سے قرآن و حدیث ہی کا مسئلہ پوچھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے

ہیں نہ کہ علماء کرام کی پیروی۔ لہذا قرآن وحدیث کا مسئلہ پوچھنا برگز تقلید نہیں۔

**اہل قرآن** :- آپ لوگ اپنے علماء سے جو غیر منصوص یعنی اجتہادی اور قیاسی مسائل پوچھ کر عمل کرتے ہیں وہ تو تقلید ہیں ہی مگر جو۔

**غیر مقلد** :- (ان کی بات کو کاٹتے ہوئے) کیا ہمارے علماء قیاس بھی کرتے ہیں۔ وہ تو اسے کار الیس کہتے ہیں پھر ہماری عوام بھی علماء کے قیاسی مسائل کو قبول کر لیتی ہے؟

**اہل قرآن** - ہاں آپ کے علماء قیاس کرتے ہیں اور آپ کی عوام ان کے قیاسی مسائل پر عمل بھی کرتی ہے۔ مگر لوگوں کو یہی کہتے ہیں کہ قیاس پر عمل کرنا مردار کھانے کے مترادف ہے (مقلدین آخر کی عدالت میں صفحہ ۱۴) جب کہ آپ کے فتاویٰ قیاسی مسائل سے بھرے پڑے ہیں۔ آج کی مجلس میں ان شاء اللہ ایسے چند مسائل کی نشاندہی بھی کروں گا۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ لوگ اپنے علماء سے جو غیر منصوص مسائل پوچھ کر عمل کرتے ہیں وہ تو تقلیدی مسائل ہیں ہی۔ مگر جو مسائل قرآن وحدیث کے حوالے سے پوچھتے ہیں وہ بھی تقلید ہے۔ آپ کے بہت بڑے عالم مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔

”اگر کوئی عالم اس (مسئلہ پوچھنے والے) کو آیت قرآن یا حدیث پڑھ کر بھی سنا دے یا طوطے کی طرح یاد کرادے جب بھی وہ آیت وحدیث کے معنی اور حدیث کی صحت تسلیم کرتے ہیں اس عالم کا مقلد کہلاتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی دلیل سے نہیں جانتا کہ آیت یا حدیث کے وہ معنی جو اس عالم نے اس کو بتائے ہیں کیونکر صحیح ہیں اور اس حدیث کی صحت کیونکر ثابت ہے۔ لہذا اس کی یہ تسلیم بلا دلیل تسلیم ہے جو تقلید کہلاتی ہے۔ گو اس کو کوئی تقلید نہ کہے اتباع نام رکھے“ (اشاعت السنۃ جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۰ بحوالہ تجلیات صفحہ جلد ۳ صفحہ ۵۰۴)

مولانا بٹالوی صاحب کی عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر مسئلہ پوچھنے والے کو عالم دلیل میں آیت قرآنیہ یا حدیث نبوی بتا بھی دے تو بھی یہ اس عالم کی تقلید ہے۔ کیونکہ آیت وحدیث سے عالم نے جس مسئلہ کو ظاہر کیا ہے وہ ان سے واقعہ ثابت ہوتا ہے؟ اس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں وہ محض اس کی تقلید

میں مسئلہ کو قبول کر کے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اس کے متعلق یہی حسن ظن رکھتا ہے کہ اس نے مسئلہ شریعت محمدیہ کے مطابق ہی بتایا ہے۔

بنالوی صاحب نے تو ایک اور حقیقت سے بھی پردہ ہٹا دیا ہے کہ کسی حدیث کو صحیح کہنا بھی علمائے حدیث کی تقلید ہے۔ میں کہتا ہوں اسی طرح کسی حدیث کو ضعیف کہنا بھی تقلید ہی کہلائے گا۔ اگر وقت نے ساتھ دیا اور اللہ کی توفیق شامل حال رہی تو آج کی مجلس میں آپ کے علماء کرام کی تحریروں کی روشنی میں ثابت کروں گا کہ کسی حدیث کی تصحیح یا تضعیف میں محدثین پر اعتماد کرنا بھی تقلید ہے۔

بہر حال مولانا امرتسری صاحب کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ بغیر تعین کے کسی عالم سے مسئلہ پوچھنا تقلید ہے۔ جسے انہوں نے تقلید مطلق کے الفاظ سے ذکر کیا ہے اور بنالوی صاحب بھی مسئلہ پوچھ کر عمل کرنے کو تقلید کہہ کر ان کی تائید کر رہے ہیں۔

**غیر مقلد:**۔ مان لیا کہ مولانا امرتسری صاحب کی تحقیق یہی ہے کہ کسی عالم سے مسئلہ پوچھنا بھی تقلید ہے۔ اس لئے مسئلہ پوچھنے والے احمدیہ کو اپنے علماء کا مقلد قرار دیا جاسکتا ہے۔ مگر خود مولانا امرتسری صاحب تو تقلید سے بالکل بیزار تھے بلکہ وہ تو بانگ دہل کہا کرتے تھے کہ

”میں خود کن معنی میں احمدیہ ہوں میرا مذہب و عقیدہ یہ ہے کہ میں خدا اور رسول کے کلام کو سند اور حجت شرعیہ مانتا ہوں ان کے سوا کسی ایک یا کئی اشخاص کا قول یا فعل حجت شرعیہ نہیں جانتا۔“

(مظالم روپڑی صفحہ ۵۶ مشمولہ رسائل احمدیہ جلد اول)

**اہل قرآن:**۔ ہاں ان کا دعویٰ یہی تھا کہ میں قرآن وحدیث کا ہی تابع ہوں اور کسی کی تقلید نہیں کرتا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ تقلید کے ایسے شیدائی تھے کہ اہل حق تو اپنی جگہ رہے وہ اہل باطل کی تقلید سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ اس کا انکشاف آپ کی جماعت کے جید عالم مولانا عبدالحق غزنوی صاحب نے کیا ہے۔ چنانچہ غزنوی صاحب اپنی کتاب ”الاربعین“ میں مولانا امرتسری صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”فلاسفہ اور منجریوں اور معتزلہ کا مقلد ہے“ (الاربعین صفحہ ۵ بحوالہ رسائل احمدیہ جلد اول)



**غیر مقلد:**۔ مولانا امیر تسری صاحب کے متعلق تو ہمارے ہی عالم نے گواہی دے دی ہے کہ وہ اہل باطل کا مقلد ہے مگر ان کے علاوہ دیگر علمائے اہلحدیث تو تقلید کے ہرگز قائل نہ تھے۔ بلکہ وہ تو تقلید پر لعنت بھیجتے تھے۔

**اہل قرآن:**۔ یہ بات درست ہے کہ انہوں نے زبان سے تقلید کو ہر برائی کا سرچشمہ کہا ہے لیکن یہ بھی ناقابل تردید حقیقت ہے کہ وہ عملی طور پر تقلید کے انتہائی گرویدہ تھے۔ آپ میری معروضات سننے کا حوصلہ رکھئے۔

## حافظ محمد صاحب کی تقلید

آپ کے علماء میں مولانا امیر محمد ابراہیم سیالکوٹی صاحب ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں جو تاریخ اہلحدیث اور تفسیر واضح البیان وغیرہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ بھی اپنے دیگر ہم مسلک حضرات کی طرح تقلید کر لیا کرتے تھے۔ انہوں نے ”تفسیر سورۃ کہف“ کے دیباچہ میں صفحہ ۶ پر اصحاب کہف کے نام سے وسیلہ لینے کے متعلق چند علیات ذکر کئے ہیں۔

آپ کے ایک عالم مولانا عبدالقادر حصاروی نے اس پر یوں تبصرہ کیا ہے۔

”مولانا (سیالکوٹی) نے ان ناموں سے جو توسل بالفعل کیا ہے اور استدلال ظاہر کی ہے جس سے ان ناموں میں نفع اور دفع ضرر کی تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔۔۔ شرع سے اس کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا بلکہ ایک دوسرے عالم کی تقلید کی ہے“ (فتاویٰ ستاریہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۱)

**غیر مقلد:**۔ مولانا سیالکوٹی صاحب نے جس عالم کی تقلید کی ہے اس کا کیا نام ہے کیا اس عالم نے وسیلہ کے جواز پر کوئی دلیل پیش کی ہے اگر دلیل ذکر کی ہے پھر تو دلیل کی اتباع ہوئی نہ کہ اس کی تقلید۔

**اہل قرآن:**۔ مولانا حصاروی صاحب نے آپ کے اس سوال کا پہلے ہی سے جواب دے دیا ہے چنانچہ چند سطروں کے بعد وہ لکھتے ہیں۔

”گویا مولانا موصوف (سیالکوٹی) نے حافظ محمد صاحب مرحوم کے قول سے استدلال کیا ہے کہ یہ عمل شرع کے موافق ہے۔ خود ان کے پاس عمل کی مشروعیت پر کوئی دلیل نہیں ہے“ (فتاویٰ ستاریہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۲)

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ مولانا سیالکوٹی صاحب نے حافظ محمد صاحب کے جس قول کو قبول کیا ہے اسے دلیل شرعی کی بناء پر نہیں بلکہ محض ان کی تقلید میں اسے قبول کیا ہے۔

**غیر مقلد۔** مولانا میر صاحب جیسے مستند عالم کیسے تقلید پر راضی ہو گئے۔ حالانکہ انہوں نے اپنی کتاب "تاریخ احمدیہ" میں لوگوں کو تقلید سے تحقیق کی طرف بلایا ہے۔ یعنی حدیث پر عمل کرنے کی دعوت دی ہے۔

**اہل قرآن۔** جی ہاں! سرور انہوں نے امت کو عمل بالحدیث کی طرف بلایا ہے مگر ساتھ ہی اس کتاب میں اپنے شیخ میاں نذیر حسین دہلوی مرحوم کی کتاب معیار الحق کے حوالے سے یہ بھی لکھا ہے کہ مطلق تقلید واجب ہے ان کی عبارت دیکھئے۔

"باقی رہی تقلید لاعلمی سو یہ چار قسم (پر) ہے۔ قسم اول واجب ہے اور وہ مطلق تقلید ہے کسی مجتہد کی مجتہدین اہل سنت میں سے۔ لاملی التبعین جس کو مولانا شاہ ولی اللہؒ نے عقد الجید میں کہا ہے کہ یہ تقلید واجب ہے اور صحیح ہے باتفاق امت۔ قسم دوم مباح ہے اور وہ تقلید مذہب معین کی ہے۔" (تاریخ احمدیہ صفحہ ۱۴۷)

آپ نے دیکھ لیا کہ مطلق تقلید کو واجب کہا ہے بلکہ اس کے واجب ہونے پر امت کا اتفاق و اجماع نقل کیا ہے۔

**غیر مقلد۔** یار! یہ کیسے لوگ ہیں کہ تقلید کو واجب بھی کہہ رہے ہیں اور اسے شرک و کفر بھی۔ اچھا یہ بتاؤ ہمارے اور کسی عالم نے بھی تقلید کو واجب کہا ہے؟

**اہل قرآن۔** مولانا میر صاحب نے میاں صاحب اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حوالے سے تقلید کے وجوب پر اجماع نقل کیا ہے تو کسی اور سے تصدیق کی بھی ضرورت ہے؟ ویسے آپ کے حکم کی تعمیل میں آپ کے علماء کی تقلید کے واجب اور ضروری ہونے پر چند عبارتیں سنا دیتا ہوں۔

نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں۔

"و جب علی العامی تقلیدہ والاخذ بکتوہ"۔ (القطبۃ العجلاں صفحہ ۱۴)

عامی پر مجتہد کی تقلید کرنا اور اس کے فتویٰ کو لینا واجب ہے۔

علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

”لَا يَدُلُّ عَلَى مَنْ تَقْلِيدُ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَصُولِ وَالْفُرُوعِ“ (ہدیہ المحدث ص ۱۱۰)

عامی کیلئے اصول و فروع میں علماء کی تقلید ضروری ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں۔

”یہ بات تو طے ہو چکی ہے کہ بے علم کو عالم کی تقلید ضرور چاہیے۔“ (تقلید شخصی ص ۲۰)

**غیر مقلد :-** جب ہمارے علماء تقلید کو ضروری اور واجب کہہ رہے ہیں پھر تو اس (تقلید) سے جان چھڑانا مشکل ہے اس لئے کہ واجب کا ترک گناہ ہے شاید اسی گناہ سے بچنے کے لئے ہمارے ائمہ حدیث تقلید کرتے رہے ہیں یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ وہ اس واجب کی ادائیگی کے لئے اور کس کی تقلید کیا کرتے ہیں۔

## علامہ شوکانیؒ کی تقلید

**اہل قرآن :-** آپ کے ائمہ محدث محمد بن علی المعروف علامہ شوکانیؒ کی بھی تقلید کیا کرتے ہیں۔ آپ کے بہت بڑے عالم علامہ وحید الزمان صاحب نے اس حقیقت کا انکشاف ان الفاظ میں کیا ہے۔

”اس وقت میں جو ایک جماعت ائمہ محدث کہلاتی ہے وہ باوجود دعویٰ اتباع سنت کبھی کبھی اپنے علماء کے جیسے ابن تیمیہ، شاہ ولی اللہ اور شوکانیؒ اور مولانا اسماعیل شہید ہیں ایسے مقلد بن جاتے ہیں کہ ان کی رائے کے خلاف دلیل بیان کرنے والے کی دلیل نہیں سنتے۔“

(تیسیر الباری جلد ۶ صفحہ ۴۹۹ نعمانی کتب خانہ)

علامہ صاحب کی تصریح کے مطابق عمل بالحدیث کی دعوے وار جماعت علامہ شوکانیؒ وغیرہ کی تقلید جابد کرتی ہے۔ یہاں تک کہ ان کے خلاف کوئی دلیل بیان کی جائے اس دلیل کو ماننا تو کجا اسے سنتے تک نہیں۔ یہ تقلید جابد نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر ان کے جمود کا یہ حال ہے کہ جب انہیں اس پر متنبہ کیا جاتا ہے تو بھی ان کی تقلید سے باز نہیں آتے بلکہ ان آئمہ مجتہدین اور اولیاء کرام کی گستاخی پر ٹل آتے ہیں۔ چنانچہ علامہ صاحب ہی اس عبارت کے بعد لکھتے ہیں۔

”یا اگلے آئمہ دین جیسے امام ابوحنیفہ۔ امام شافعی وغیرہ یا دوسرے اولیاء اللہ یا صوفیہ کرام ہیں ان کی توہین کرتے ہیں۔“ (تیسیر الباری جلد ۶ صفحہ ۴۹۹)

اس سے بڑھ کر تقلید جامد اور کیا ہوگی کہ یہ لوگ اولیا کرام کی توہین اور گستاخی کرتا تو پسند کرتے ہیں مگر علامہ شوکانی وغیرہ کی تقلید نہیں چھوڑتے۔

**غیر مقلد:** آپ نے سچ فرمایا یہ صرف تقلید ہی نہیں بلکہ یہ تو تقلید جامد ہے علامہ شوکانی کی تقلید جامد کرنے والے کسی ائمہ حدیث کی تعمین فرما دیں تو مہربانی ہوگی۔

**اہل قرآن:** مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ دین اسلام میں ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ مگر اس کے برعکس علامہ شوکانی کی رائے یہ ہے کہ ناپاک کپڑوں میں پڑھی گئی نماز صحیح ہے۔ آپ کی جماعت کے مجدد نواب صدیق حسن خان نے علامہ شوکانی کی تقلید جامد کا شکار ہو کر کہہ دیا کہ ناپاک کپڑوں میں پڑھی جانے والی نماز درست ہے۔ (نزل الابرار من فقہ ابنی الختار جلد ۱ صفحہ ۶۲)

اسی طرح قرآن وحدیث کی تعلیم ہے کہ کپڑوں کی موجودگی میں ننگے بدن نماز پڑھنا جائز نہیں۔ لیکن اس کے برخلاف علامہ شوکانی کی رائے یہ ہے کہ ننگے بدن نماز پڑھنا درست ہے۔ نواب صاحب اس مسئلہ میں بھی ان کی تقلید کرنے سے نہیں چو کے۔ ان کی تقلید میں آ کر یہ کہہ دیا کہ کپڑوں کی موجودگی میں ننگے بدن پڑھی جانے والی نماز درست ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۱۱)

اب آپ یا تو تسلیم کریں کہ نواب صاحب نے قرآن وحدیث کی اتباع کرنے کی بجائے علامہ شوکانی کی تقلید کی ہے یا پھر قرآن وحدیث سے دلیل پیش کریں جس سے علامہ شوکانی اور نواب صاحب کے موقف کی تائید ہوتی ہو۔

**غیر مقلد:** قرآن وحدیث میں ان یوگس قسم کے مسئلوں کا ثبوت کہاں ہے لاچار ہو کر یہی کہنا پڑے گا کہ نواب صاحب نے شوکانی کی تقلید میں ان مسئلوں کو قبول کیا ہے فقط۔ میرے ذہن میں ایک سوال ابھر کر آ رہا ہے۔ آپ نے اس مجلس کے شروع میں کہا تھا بلکہ ثابت کر دیا تھا کہ علامہ وحید الزمان صاحب اپنے علماء کی تقلید کرتے تھے اور دوسروں کو بھی براہینتہ کیا کرتے تھے مگر اب تمہاری دیر پہلے

آپ نے علامہ صاحب کی عبارت و کھلائی کہ وہ علامہ شوکانی کی تقلید کرنے والوں پر ذرا تارافنگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ حالانکہ علامہ شوکانی تو ابجدیث کے مسلم پیشوا ہیں۔ (تاریخ ابجدیث صفحہ ۱۴۷)

**اہل قرآن**۔ علامہ صاحب ان مسئلوں میں تقلید کرتے اور کراتے ہیں جو ان کے من پسند ہیں۔ مثلاً گانا سننا وغیرہ اور جہاں طبیعت کو اچھا نہیں محسوس کرتے وہاں غصہ کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اسلئے ان کی عبارات میں اس قسم کی بات مل جاتی ہے۔ جسے آپ نے بھی متفاد سمجھ کر سوال کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک وقت میں وہ اپنے ہم مسلک لوگوں کو علامہ ابن تیمیہ کی تقلید سے روک رہے ہوتے ہیں اور پھر یہ وقت بھی آ جاتا ہے کہ خود ان کی تقلید کو گلے کی زینت بنائے بیٹھے نظر آ رہے ہوتے ہیں۔

**غیر مقلد**۔ کیا ابجدیث حضرات علامہ ابن تیمیہ کی بھی تقلید کرتے ہیں کہ علامہ صاحب کو تنبیہ کرنے اور روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی انہوں نے کسی کو چھوڑا بھی ہے یا ہر کسی کی تقلید کو قرآن و حدیث کی دعوت کا نام دے رکھا ہے۔

## علامہ ابن تیمیہ کی تقلید

**اہل قرآن**۔ ہاں جی۔ آپ کی جماعت نے جہاں دوسروں کی تقلید کو اپنا شب و روز کا معمول بنایا ہے وہاں انہوں نے علامہ ابن تیمیہ کی تقلید کو بھی سینے سے لگایا ہے۔ چنانچہ آپ کی جماعت کے با اثر عالم مآلاتا عنایت اللہ اثری صاحب لکھتے ہیں۔

”غزنوی بزرگ خصوصاً اور دیگر ابجدیث عموماً امام ابن تیمیہ کی عملاً تقلید کرتے ہیں۔“

(الطہر البلیغ صفحہ ۱۵۹ مشمولہ رسائل ابجدیث جلد دوم)

**غیر مقلد**۔ ہائے! ابجدیث علماء میں یہ متفاد باتیں کیوں ہیں کہ وہ دوسروں کو تو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ خود تقلید کے بغیر رہ نہیں سکتے۔ مجھے ان پر حیرت ہو رہی ہے اور آپ پر رشک کر رہا ہوں کہ ماشاء اللہ ہمارے علماء کرام کی کتابوں کا خوب مطالعہ کیا ہے۔ جب ہی تو ہر بات باحوالہ بتا رہے ہیں۔ مگر وہ عبارت بھی تو دکھاؤ جس میں علامہ وحید الزمان صاحب نے علامہ ابن تیمیہ کی تقلید کرنے والے ابجدیث حضرات کو ڈانٹا ہے۔

**اہل قرآن :-** آپ جو صلہ رکھیں اور ساری عبارتیں دیکھتے جائیں پھر بعد میں فیصلہ کرنا کہ اہلحدیث حضرات غیر مقلد ہیں یا تقلید کے میدان میں عام مقلدین کو بھی مات کر دیا ہے۔ آج کی مجلس میں دلچسپ بحث تو اس وقت ہوگی جب میں آپ کی مستند کتابوں کے حوالے سے ثابت کروں گا کہ آپ لوگ جب تقلید کرنے پر آئے تو امام ابوحنیفہ اور فقہائے احناف کی تقلید کو بھی صراط مستقیم سمجھنے لگے اور حنفی کہلوالے کو اہلسنت کی نشانی قرار دے دیا۔

**غیر مقلد :-** اُف! کیا ہمارے علماء تقلید کے حوالے سے اتنا پست بھی ہو چکے ہیں کہ اول تو تقلید کے لئے تیار ہو گئے اور پھر تقلید بھی ان لوگوں کی اختیار کر لی جنہیں قرآن وحدیث کا مخالف کہتے کہتے ان کی زبانیں ٹھکتی نہیں۔ مجھے سمجھ میں نہیں آرہا یہ عمل بالحدیث ہے یا منافقت؟ آپ مہربانی فرما میں اور پہلے یہ بتائیں کہ ہمارے اہلحدیث نے فقہائے احناف کی تقلید کہاں؟ اور کس وقت کی ہے؟

**اہل قرآن :-** باری آنے پر آپ کی اس خواہش کو بھی پورا کر دیا جائے گا اور آپ یہ دلکش منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے کہ آپ کے اہلحدیث تقلید کے لئے کیسے آئمہ احناف کے سامنے سجدہ ریز ہیں لیکن اب میں علامہ صاحب کا دو حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جہاں انہوں نے علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کرنے والے اپنے ہم مسلک لوگوں کو تنبیہ فرمائی ہے۔ علامہ صاحب لکھتے ہیں۔

”ہمارے اہلحدیث بھائیوں نے ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ اور شوکانیؒ اور شاہ ولی اللہؒ اور مولوی اسماعیل شہیدؒ اور اللہ مرقدہم کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا بس اسکے پیچھے پڑ گئے۔ برا بھلا کہنے لگے بھائیو! ذرا تو انصاف اور غور کرو! جب تم نے ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کی تقلید چھوڑ دی تو ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ اور شوکانیؒ جو ان سے متاخر ہیں ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے۔“ (وحید اللغات مادہ ”شر“ بحوالہ حیات وحید الزمان صفحہ ۱۰۲)

اس عبارت سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ کے ہم مسلک لوگ علامہ ابن تیمیہؒ وغیرہ کی تقلید کیا کرتے ہیں۔ جب ہی تو علامہ صاحب نے ان کو ڈانٹنے کی ضرورت محسوس فرمائی۔

**غیر مقلد :-** آپ نے ابھی کچھ دیر پہلے یہ بھی فرمایا ہے کہ علامہ صاحب دوسروں کو علامہ ابن

تیمیہ کی تقلید سے منع کرتے ہیں اور خود ان کی تقلید کیا کرتے تھے۔ آپ نے منع کرنے کی عبارت تو دکھا دی ہے وہ عبارت بھی تو دکھائیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ علامہ صاحب نے علامہ ابن تیمیہ کی تقلید کی ہے۔

**اہل قرآن :-** دیکھیں! صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حیض والی عورت کو جو طلاق دی جائے وہ واقع ہو جاتی ہے۔ (احکام و مسائل صفحہ ۳۹۱)

صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۹۰ اور صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۷۶ پر حدیث مذکور ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی تو اسے شمار کر لیا گیا تھا۔ مسلم کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ رجوع کر لو اور یہ رجوع کرنا دلیل ہے کہ طلاق واقع ہو گئی اور اگر طلاق واقع نہ ہوئی ہو تو رجوع کا کیا مطلب؟

علامہ وحید اثر مان صاحب اس جگہ حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”حضرت نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گئی۔“

(شرح مسلم جلد ۳ صفحہ ۸۹)

لیکن علامہ صاحب احادیث کے خلاف محض علامہ ابن تیمیہ کی تقلید میں کہتے ہیں کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ (تیسیر الباری جلد ۷ صفحہ ۱۶۳ صفحہ ۲۳۵)

اس سے ثابت ہوا کہ علامہ صاحب اگرچہ دوسروں کو بظاہر تقلید سے روکتے تھے مگر خود بھپ بھپ کر تقلید کر لیا کرتے تھے۔

**غیر مقلد :-** آپ کی بات بالکل درست ثابت ہوئی بلکہ آپ نے دلیل سے ثابت کر دیا ہے کہ علامہ صاحب نے حدیث کی اتباع کرنے کی بجائے علامہ ابن تیمیہ کی تقلید کو ترجیح دے کر لکھ دیا ہے کہ حائضہ عورت کو دی ہوئی طلاق نہیں پڑتی۔ کیا اس کے علاوہ بھی کوئی مسئلہ ہے جہاں علامہ صاحب یا دیگر ائمہ حدیث نے علامہ ابن تیمیہ کی تقلید کی ہو؟

**اہل قرآن :-** علامہ ابن تیمیہؒ کی رائے یہ ہے کہ تین مسجدوں۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کہیں کا سفر جائز نہیں یہاں تک کہ روضہ رسول کی زیارت کے لئے سفر کرنا بھی جائز نہیں

(نزل الابرار جلد ۱ صفحہ ۱۷۹) لیکن صحیح بات یہ ہے کہ روضہ رسول کی زیارت کیلئے سفر کرنا جائز اور کارِ ثواب ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ سے اس مسئلہ میں خطا ہوئی ہے۔

چنانچہ علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

”غایت مافی الباب یہ ہے کہ ان سے اجتہاد میں غلطی ہوئی تب بھی ان کے لئے ایک اجر ہے اللہ ان پر رحم کرے۔ کیا ان کے فضائل ایک مسئلہ اختلافی کی وجہ سے منقوہ ہو جائیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں۔“ (تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۱۹۷)

علامہ صاحب ہانگ دال یہ اعلان کر رہے ہیں کہ علامہ ابن تیمیہؒ کے موقف میں ضعف ہے اور ان کی رائے خطا کھا گئی ہے مگر آپ کے اہلحدیث اس مسئلہ میں ان کے پکے مقلد بنے ہوئے ہیں۔

بلکہ خود علامہ صاحب جنہوں نے اقرار کیا ہے کہ اس مسئلہ میں علامہ ابن تیمیہؒ سے غلطی ہوئی ہے وہ اپنی دوسری کتاب میں ان کی تقلید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”جب کسی خانہ خدا کی طرف سفر درست نہ ہو اسوا ان تین کے تو قبروں کی زیارت کے لئے کیونکر درست ہوگا۔“ (شرح مسلم جلد ۳ صفحہ ۴۰۵)

**غیر مقلد :** مولانا عنایت اللہ اثری صاحب نے جیسے لکھا ہے کہ اہلحدیث عموماً علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کیا کرتے ہیں آپ نے ان کی بات کو خارجی شہادتوں سے سچا کر دکھایا ہے اب یہ بتائیں کوئی امتیازی مسئلہ بھی ہے جس میں ہمارے اہلحدیث لوگوں نے علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کی ہو۔

**اہل قرآن :** مسئلہ تین طلاق امتیازی مسائل میں سے ہے علامہ ابن تیمیہؒ نے جمہور امت سے ہٹ کر ایک الگ راہ اختیار کی ہے کہ ایک ہی مجلس میں وی گئی تین طلاقوں کو ایک قرار دیا۔ آپ کی جماعت کے سارے علماء نے (سوائے دو چار کے) علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کی ہے۔

مولانا شرف الدین دہلوی اہلحدیث لکھتے ہیں۔

”اصل بات یہ ہے کہ مجیب مرحوم نے جو لکھا ہے کہ تین طلاق مجلس واحد کی محدثین کے



زودیک ایک کے حکم میں ہیں۔ یہ مسلک صحابہؓ، تابعین و تبع تابعین وغیرہ آئمہ محدثین، متقدمین کا نہیں ہے یہ مسلک سات سو سال کے بعد کے محدثین کا ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے فتویٰ کے پابند اور ان کے معتقد ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۹)

اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں کو ایک طلاق قرار دینا صحابہ و تابعین اور محدثین حضرات کا نہیں بلکہ ساتویں صدی کے عالم علامہ ابن تیمیہؒ کا ہے آپ کی جماعت نے اس مسئلہ میں ان کی تقلید کر رکھی ہے۔

**غیر مقلد** - یہ بات آپ کی بالکل کزور ہے آپ مجھے بہلارہے ہیں اور خواہ مخواہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کا الزام ہم پر لگا رہے ہیں۔ ہمارے علماء نے علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید نہیں کی بلکہ یہ بات مسلم شریف کی حدیث سے لی ہے جس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے ابتدائی زمانے تک تین طلاقیں کو ایک شمار کیا جاتا تھا۔

**اہل قرآن** :- علامہ ابن حزم ظاہری (جنہیں آپ لوگ اپنی جماعت کے افراد میں شامل کرتے ہو۔ (نزل الامار جلد ۲ صفحہ ۶۳) لکھتے ہیں کہ یہ نبی کی حدیث ہے ہی نہیں کیونکہ یہ نہ تو آپ کا فرمان ہے نہ فعل اور نہ ہی آپ سے اس پر تکریر ثابت ہے۔ گویا حدیث مرفوعہ کی تینوں قسموں میں سے کوئی بھی نہیں۔ (محصلہ محلی ابن حزم جلد ۱ صفحہ ۱۰۶)

آپ کے عالم مولانا شرف الدین صاحب دہلوی بھی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرفوعہ یعنی نبی کی حدیث نہیں چنانچہ مولانا صاحب لکھتے ہیں۔

”ابن عباسؓ کی حدیث مذکور مرفوعہ نہیں یہ بعض صحابہ کا فعل ہے جس کو نسخ کا علم نہ تھا۔“ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۹)

لہذا یہ کہنا بجا ہے کہ آپ لوگوں کا یہ مسئلہ حدیث نبوی سے ماخوذ نہیں۔ یہ صرف علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید ہے اور کچھ نہیں۔

**غیر مقلد** :- ہمارا کوئی عالم اور ہماری جماعت کا کوئی فرد ایسا ہے بھی سہی جو تقلید کے بغیر قرآن و

سنت کے صاف و شفاف چشمہ سے سیراب ہوتا ہو یا سارے تقلیدی شکنجے میں جکڑے جا چکے ہیں۔

**اہل قرآن**۔ اس کا جواب دینے سے پہلے میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں آپ یہ بتائیں کہ

آپ کی جماعت میں یہ تقسیم مانی جاتی ہے کہ فلاں حدیث صحیح اور فلاں ضعیف ہے؟

**غیر مقلد**۔ ضرور! اس تقسیم کا تو کوئی بھی مسلمان منکر نہیں ہر کتب فکر کے لوگ اس تقسیم کے قائل ہیں۔

## علمائے حدیث یعنی محدثین کی تقلید

**اہل قرآن**۔ اگر آپ کے ہاں صحیح اور ضعیف حدیث کی تقسیم چلتی ہے تو پھر آپ کی جماعت کا کوئی

فرد بھی تقلید سے بیزار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ محدثین پر اعتماد کر کے کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف کہنا تقلید ہی تو

ہے۔ چنانچہ آپ کی جماعت کے سرخیل مولانا محمد حسین بنالونی صاحب لکھتے ہیں۔

”غیر مجتہدین مطلق کیلئے تقلید مجتہدین سے فرار و انکار کی گنجائش نہیں اس کو کہیں نہ کہیں

مجتہدین و محدثین کی تقلید کرنی پڑتی ہے بعض مسائل فرعیہ میں ہو یا اصول و قواعد استنباط میں۔ خواہ

احادیث کی تصحیح و تضعیف میں“۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۲)

مولانا بنالوی صاحب کی تحقیق کے مطابق جو شخص مجتہد مطلق نہیں وہ تقلید سے بچنے کیلئے خواہ کیسی ہی

کوشش کرنے اور اس سے جان چھڑانے کی فکر میں کسی بھی راہ کا انتخاب کر لے وہ تقلید سے راہ فرار ہرگز

ہرگز نہیں اختیار کر سکتا۔

اسے چند مقامات میں ضرور تقلید کرنی پڑتی ہے ان میں سے ایک مقام حدیث کی تصحیح و تضعیف کا ہے یعنی

کسی حدیث کو صحیح قرار دینے یا اسے ضعیف کہنے میں تقلید کرنی پڑتی ہے۔ لہذا آپ لوگ جو اپنے مذہب

کی حمایت میں حدیث کو صحیح اور مخالف کے مسلک کی تردید میں کسی حدیث کو ضعیف کہتے ہو یہ بھی

دراصل محدثین کی تقلید ہے۔ جیسا کہ مولانا بنالوی صاحب نے اس کی تصریح فرمادی ہے ہاں آپ

لوگوں میں سے جس کو تقلید کے لفظ سے وحشت ہوتی ہو تو وہ اس کا نام ”اتباع“ رکھ کر جی کو

بہلا سکتا ہے۔

**غیر مقلد**۔ میں تو اہل ہوں کہ میں ہی بات، انوں نے کوئی صاحب قرآنی حدیث کو صحیح قرار دیا۔ کسی کو  
 "۔۔۔" کی محدث کی تقلید کر رہے ہیں۔ یہ جڑ سے جڑ پر۔ البتہ ایک اس کی نئی سے ترویج کرتے ہیں۔

**اہل قرآن**۔ مولانا بلا لوتی صاحب آپ کے ہارس سے ہیں جن کو مکمل البتہ سے ہا جاتا  
 ہے۔ ان کے متبادل میں اسے غریبی مثال پر لائی ہے۔ ان کی ساری عبارت کے مقابلہ میں دیکھا جاتا  
 بات کیے، مانی ہا سکتی ہے۔ کیا مکان میں ملنے کی آوازوں میں ہے؟

**غیر مقلد**۔ یہ حدیث اکتی یا ضعیف ہے۔ سلسلہ میں محدثین پر اعتقاد ہے، تقلید ہے تو پھر اس  
 سلسلہ میں مہارتیں آتیں ہیں، مونی یہ بھی کہ لڑاں نے اس حدیث کو مکمل صحیح اپنے میں لکھا کی تاکید  
 ہے۔ آپ یہ کہتے ہیں تو ایسے حوالے اختیار کریں۔

**اہل قرآن**۔ آپ کے حوالے کا "ما لم اور شام" محدث "امام ابو الدین البانی صاحب۔  
 مراجعہ ہے ان بات کہ حدیث کو صحیح یا ضعیف قرار دینے میں محدثین پر اعتقاد ہے، یہ بھی تاکید ہے۔ چنانچہ  
 حوالے مل سکے فرمائیں۔

1۔ ایک حدیث میں سند کے متعلق علامہ عینی نے کہا "رہا اس حدیث کی اس" اسی بات کا "اس حدیث میں سے نقل  
 اسے کہا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے قرآن پر مبنی البانی صاحب نے لکھا ہے۔

"فقد وجدته في نسخة من أبي عبد الله بن أبي شيبة" (مختار من جلد ۲ صفحہ ۳۴)

2۔ حاکم ابی عمر حمزہ الدمشقی نے ایک حدیث سے "تعلق لکھا ہے" "وہ لو کہ ثابت" کہ یہ حدیث کی سند  
 ہے، اس کی حدیث میں آیا ہے تو اسے اسی بات کو سامنے رکھنا ہے "قرآن" یا "امام ابو الدین البانی صاحب نے لکھا ہے۔

"فقد وجدته في نسخة من أبي عبد الله بن أبي شيبة" (مختار من جلد ۲ صفحہ ۳۶)

3۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث کو صحیح کہا ہے۔ امام ابن کثیر صاحب نے لکھا ہے۔

"فقد وجدته في نسخة من أبي عبد الله بن أبي شيبة" (مختار من جلد ۲ صفحہ ۳۸)

شوکانی صاحب نے سنن ابی نعیم کی تصحیح کی ہے۔

یہ بتا جاتا ہے کہ امام ابو الدین البانی اور امام ابو نعیم صاحب حدیث سنن ابی نعیم کی تصحیح سے ملے ہیں اور

علامہ ابانی صاحب کی تحقیق نے طاہق ان دونوں نے حدیث کی صحت کے سلسلہ میں  
ماذراہ میں شامی مسئلہ کیا تھیں۔

4۔ علامہ ابانی صاحب خود اپنے حقائق کہتے ہیں۔

”مقدمہ فی ذلک نظر الجویہ انا سرسعی تھیں۔“ (صفحہ ۱۳۶)

میں نے ان سب میں اس مجلس کی تھیں کی ہے جو تحقیق کیلئے قائم کی ہے۔

(۱۰۱ التجویہات صحر جلد ۲ صفحہ ۳۰۳)

علامہ ابانی صاحب کی عبارتوں سے معلوم ہوا کہ بعد ازلے لڑکے جو پہلوان پر افتادہ گئے کسی حدیث کو  
صحیح اور کسی موضوع پر کھتے ہیں یہ بھی ان کی تھیں ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے علامہ شاکر  
نواب صاحب علی حسن خان اور دہ واسپے آپ کو مقلد کہا ہے اگرچہ لوگوں نے انہوں میں یہ قیاس اظہار  
غیر مستند ہیں۔

**غیر مستند**۔ علامہ ابانی صاحب کوئی معتبر شخصیت ہیں نہ تو قوافل اس کا نام ہوتا ہے نہ

**اہل قرآن**۔ آپ کی بھارت کے مذہب اور عالم مولانا عبدالباری علی مقدمہ کھتے ہیں۔

”علامہ ابانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے آج سے طے دیا سوتی ہوئی۔“ اس  
ایک ایسے مجھ سے عمر دی پر سو گوار ہے جو صدیوں بعد اس دنیا میں آیا تھا۔ اس حدیث کے علم میں علامہ  
سب سے قد آور شخصیت کے مالک تھے۔“ (مقدمہ فیہ مصلوۃ القی صلی ۸۴)

علامہ ابانی صاحب کا مخالف آپ کے قوافل علامہ حدیث میں اس طرح ہے۔

”شیخ ابانی جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں تھے موصوف علی عمر پناہ میں  
ہیں آپ کا خانہ ان جب مسلمان ہوا تو حلی مذہب اختیار کیا۔ شیخ صاحب و اللہ تعالیٰ نے علم و فضل میں  
کمال بخشا کہ اہل تحقیق سے اہل حدیث ہو گئے ملک تمام میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کو  
علم حدیث میں خصوصاً اسما ہر جہل میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ ممالک عربہ میں آپ کی علمی قابلیت  
مشہور ہے کہ علامہ حدیث میں ان سے زیادہ تحقیق کسی نہیں۔“ (قوافل علامہ حدیث جلد ۲ صفحہ ۱۰۱)

**غیر مقلد**۔ یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ اسلام الہامی صاحب معتبر ترین شخصیت ہیں مگر حدیث کی صحیح و تضعیف میں محدثین پر ان کے کرنے کو تاکید کرنے سے علامہ نے قہقہا ہنسی سے۔ اہل کتاب کو ناراض کیا۔ ائمہ حدیث، فقہی آراء پر سے نکال۔

**اہل قرآن**۔ اگر آپ کو غلطی صاحب اسلام الہامی صاحب کی تحقیق پر یقین نہیں تو آپ بتا دیجئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح و تضعیف کیا ہے تو اللہ رسول سے اس کی صحت و ضعف کو ثابت کرنا بند شخص اپنی رائے اور اپنے الہام سے فیصلہ کرتا ہے۔

**غیر مقلد**۔ اللہ اور اس کے رسول نے تو کسی ایسے بھی حدیث کو صحیح یا ضعیف نہیں کہا۔ حدیث کی صحت و ضعف کا فیصلہ محدثین اپنے الہام سے کرتے ہیں۔ جیسا کہ جمادی الثانی کی تصاویر کے بہت بڑے عالم مولانا زبیر علی زلی صاحب نے اس حقیقت کا یوں اظہار کیا ہے۔

حدیث کی صحیح و تضعیف کا وہ دائرہ محدثین کا الہام پہنچتا ہے۔

(مجموعہ نور العینین صفحہ ۸۵)

**اہل قرآن**۔ آپ نے قرآن لیا ہے کہ حدیث کی صحت و ضعف کا فیصلہ محض تین ایسے الہام سے کرتے ہیں اور باقی امت کا تعلق ہے کسی کا الہام جنت شریعہ نہیں اور اس شخص سے قرآن پڑھا کر انہی بات جنت شریعہ کو بھی تو تقلید ہے۔ (فتاویٰ مذہبیہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۲)

یہی وجہ ہے کہ ہم لوگوں کو قرآن کی بات کی تصاویر میں شامل ہونا اور حدیث کا انکار کرنا چاہیے۔ یہ نگاہ حدیث کو مذہب بتا لینے کے صحیح نہیں بلکہ تقلید بنانا چاہیے ہے جب کہ اللہ اللہ ہی ہر قسم کی تقلید سے بڑا اور اگر خلاصہ تمام الہامی کلام الہی کو مان لیا جائے۔ اس لئے اللہ کا نام لے کر تصدیق پر نچے اڑا لیں۔ تاکہ ایسا کارنامہ تصدیق کی تردید میں لکھا جائے کہ

”مسلوچوں نے نزدیک اسلام نام ہے صرف کہ ان تصدیق کا اور تقلید بھی رسول اور ان کا رسول کی تمکین جلد بخاری و مسلمہ مالک وغیرہ کی اور میں سمجھتا ہوں کہ حقیقی کیفیت یقین کی اس وقت تک پہنچتی نہیں ہو سکتی جب تک کہ شخص اپنی جلد خود کر کے کسی مقبض پر نہ پہنچے۔“ (سنن ابی داؤد جلد ۱ صفحہ ۵۳)



اہل قرآن۔ جو دعوت و مٹ لیں مانتے رہا میں۔

امام بخاریؒ کے نزدیک بے وضو جہ و تلاوت کرنا جائز ہے آپؒ کی جماعت کے بزرگ اور مولانا فاضل الدار صاحب نے کہا ہے کہ

”امام بخاریؒ کا موقف یہ ہے کہ کسی مشقت کے پیش نظر جہ و تلاوت وضو کے بغیر کیا جاسکتا ہے۔ (عن الہامی ۲/۵۵۳) لیکن امام صاحب کا استدلال محض نظر ہے۔“

(مختصر صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۷۱)

مولانا حماد صاحب نے امام بخاریؒ کے استدلال کو ”مغل نظر“ کہہ کر اسے کزور تسلیم کیا ہے مگر جو تصدیق کے علماء کرام کو امام بخاریؒ کی مخالفت کا دار ہے اس لئے ان کی مخالفت سے بچنے کیلئے ان کی تصدیق میں آکر کھڑے دیا ہے کہ جہ و تلاوت بغیر وضو کے درست ہے۔ (فتاویٰ نزم یہ جلد ۱ صفحہ ۷۵)

۲۔ نسائی شریف جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ پر حدیث نبویؐ ہے ”واذا قرأ فاصوا“ کہ جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو تاں حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کا فریضہ قراءت کرنا اور حنفی کا اظہار خاموشی و کراہت کی قراءت کو خفا ہے۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو روایت کرنے والا ”ابو خالد الاحمر“ مطلقاً ہے (جزء القراءۃ صفحہ ۵۶) یعنی چنانکہ اس کو روایت کرنے میں ابو خالد اکیلا ہے اس کے سوا اور کوئی محدث اسے بیان نہیں کرتا اس لئے یہ حدیث قاطبی قبول نہیں۔

آپؒ کی جماعت کے محدث مولانا عبدالرحمن مبارکپوری صاحب نے بغیر تحقیق کے محض امام بخاریؒ کی تقلید میں کھڑے دیا ہے کہ اس حدیث کو روایت کرنے میں ابو خالد متفرد اور اکیلا ہے۔ (ابکار السنن صفر ۱۵ اشواہل حسن الکلام جلد ۱ صفحہ ۱۹۱)

امام بخاریؒ کی جس بات میں مولانا مبارکپوری صاحب نے تقلید کی ہے نہ صرف یہ کہ کزور اور دلیل سے خالی ہے بلکہ خلاف دلیل ہے کیونکہ اس حدیث کو روایت کرنے میں ابو خالد اکیلا نہیں بلکہ احمد بن محمد انصاری بھی اس کو روایت کرتے ہیں (دلیل الطالب صفحہ ۲۹۲)

مبارکپوری صاحب اگر تحقیق سے کام لیتے تو سہائی شریف میں خود اسی مقام پر اس حدیث کے فرائد بعد  
مستحصل ہوتے ابو خالد دانی حدیث کو محمد بن سعد انصاریؒ کی بیان فرما رہے ہیں۔ لہذا اس مبارکپوری صاحب کا ابو  
خالد کو متفق قرار دینا باطل سے نہیں ہے بلکہ امام بخاریؒ کی تقلید سے ہے۔

**غیر مقلد:** بات تو آپ کی باطل و درست ہے مگر امام بخاریؒ جیسے انھوں حدیثوں کے حافظ اور  
امیر المؤمنین فی الحدیث کی نظروں سے محمد بن سعد دانی حدیث جیسے او بخل رہی یہاں تک کہ ابو خالد کو  
اکیلا متفق قرار دے دیو۔

**اہل قرآن:** یہ ہے نہ کہ امام محمدؒ سے بھی کبھی خطا ہو جایا کرتی ہے۔ امام بخاریؒ سے  
یا خطا ہوئی ہے یا نہیں ہے کہ ان کو محمد بن سعد انصاریؒ والی حدیث نہ پہنچی ہو یا وہ خیرہ کی حدیث ہو سکتے ہیں  
لیکن اس ۱۰۰ میں کتب حدیث خصوصاً صحاح ۴ کی کتابیں ہر ہر شہر میں دستیاب ہیں اس کے باوجود یہ  
لہذا کہ ابو خالد متفق رہے۔ سوائے امام بخاریؒ کی تقلید نہیں ہے۔ آپ امام اگر واقعی تقلید  
سے کنارہ کش کرنا چاہتے ہیں تو حدیث نبویؐ ”جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو“ پر عمل ہی! ابو جہل میں اور  
امام کی قرأت کے وقت ہونٹوں کو بڑھاتے غیب میں آکر چاہا امام بخاریؒ کی مخالفت میں ’لو ب کے پٹے  
چھاننا‘ تالیف و اجاز ہے۔

**غیر مقلد:** آپ بھی عجیب ہیں! آپ صرف تو آپ حدیث کے منکر ہو کر اہل قرآن بنے ہو۔  
ہیں اور دوسری طرح ہمیں نصیحت فرما رہے ہیں کہ حدیث نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے امام کے پیچھے  
قرأت ترک کر دیں۔

**اہل قرآن:** یہ بات تو خبیث ہے کہ ہم اہل قرآن ہیں۔ بق قرآن ہی کی اجازت کرتے ہمارا دین  
ہے مگر حدیث مذکور بھی قرآن کے موافق ہے کیونکہ قرآن کا حکم یہی ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو  
خاموشی اختیار کرو۔ اس لئے ہم قرآن کی بجائی کے قیام ہوئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب آپ کا دعویٰ  
ہے کہ ہم اہل حدیث حدیث کے پیرو ہیں تو آپ حدیث پر عمل کرنا شروع کریں اور امام بخاریؒ کی تقلید  
کا طوق گئے سے نکل جائیں۔



**غیر مقلد**۔ آپ کی ساری گفتگو سے معلوم ہوا ہے کہ ائمہ دین اصولی حدیث میں تراجم نہیں کرتے۔ یعنی حدیث کی ترجمہ و تفسیر میں ان کی تکیہ کرتے ہیں یہ جیسے یہ اہل اصول حدیث میں محدثین کی تکیہ کرتے ہیں ایسے اصول تسبیح میں مفسرین کی تکیہ بھی کرتے ہیں؟

## علمائے اصول کی تقلید

**اہل فوآن**۔ یعنی اہل آپ کے ائمہ دین مفسرین کی تقلید بھی کیا کرتے ہیں۔ مفسرین نے ایک ضابطہ وضع کیا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خاص۔ سبب مابین کسی آیت کے عطف کو صرف ثمان نزول پر بند نہیں رکھا جاتا بلکہ عموم لفظ کی وجہ سے اپنے پرے افراد کو شامل ہوتا ہے۔ مثلاً سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۰۲ ایک کافر اخص بنی عربی کے متعلق نازل ہوئی مگر عموم لفظ کی وجہ سے یہ ہر اس شخص کو شامل ہوئی جو بھی اخص واسلے برے اعمال کرے گا۔

آپ کے عالم مولانا صلاح الدین موصوف صاحب لکھتے ہیں۔

”لفظ کے عموم کا اعتبار ہوگا۔ سبب نزول کے خصوص کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ پس اخص بنی عربی (جس کا ذکر بھلی آیت میں ہوا) پرے افراد کا ایک نمونہ ہے جو ہر اس شخص پر صادق آئے گا جو اس جیسے برے کردار کا حامل ہوگا۔“ (تفسیر بنی عربی ص ۸۳)

یہ ضابطہ تقریباً آپ کے سارے علماء کرام کے ہاں مقبول ہے اور اس ضابطہ کی حیثیت کیا ہے وہ آپ اپنے عالم مولانا سعید شرف الدین دہلوی صاحب کی زبان سے لفظ بہ لفظ کہیں۔  
مولانا صاحب لکھتے ہیں۔

”العموم واللفظ لا یخصم سبب ہی قیاس ہے۔“ (فتاویٰ خلیفہ جلد ۱ ص ۳۳۸)

ائمہ دین حضرات سب علمائے اصول مفسرین کے اس ضابطہ بالفاظ دیگر ان کے قیاس کو مانتے ہیں تو وہ یقیناً ان کے متقلد ہوں گے۔ لیکن یہ بات تو مسلم ہے کہ کسی کے قیاسی مسائل کو قبول کرنا تقلید ہی ہے۔

**غیر مقلد**۔ آپ کی دلیل گفتگو سے ثابت ہوا کہ ائمہ دین حضرات لوگوں کے قیاس کو بھی تقلید نہیں کرتے۔ لیکن وہ قیاس کو کارائیمیں کہتے ہیں اور ایک عالم نے یہ بھی لکھا ہے کہ قیاسی مسائل

پر عمل کرنا مردانہ کے لئے مستحرف ہے۔ یہاں کہ آپ نے پہلا جواب دیا ہے۔

## قیاسی مسائل میں علماء کرام کی تقلید

**اہل قرآن**۔ آپ کے اہل بیت اگرچہ انہوں کو تو یہی کہتے ہیں کہ ہم صرف اور صرف قرآن و حدیث کے مطابق احکام پر عمل کرتے ہیں۔ قیاسی اتباع کرتے نہیں کرتے۔ درحقیقت یہ ہے کہ ان کے عمل میں بہت سے مسائل ایسے بھی ہیں جن کی ہلکا دھنسل قیاس ہی ہے۔ ان کے قیاسی مسائل کے ساتھ میں سے آپ خود حاضر خدمت ہیں۔

اور ہمیشہ رہائی صاحب لکھتے ہیں۔

”فتاویٰ دہلی میں ہاتھوں ہاتھ ائمہ نے یہ تصحیح کی ہے کہ حدیث سے ثابت نہیں۔“

نور الجہدیت والک ہاتھ اٹھا کر دے کرتے ہیں وہ اسے قوت دے رہا ہے کہ قیاس کرتے ہیں۔ (اعظام و مسائل صفحہ ۲۵)

دراصل مفتی الرحمن صاحب لکھتے ہیں۔

”اٹلی صلب میں سے کسی مقتدی کو نیچے کھینچنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ البتہ ایک

نامہ اور ایک مقتدی واسطے مسئلہ پر قیاس کر کے ان کا جواب ملتا ہے۔“ (نور نبوی صفحہ ۱۳)

حافظ خیر الحق مدنی صاحب لکھتے ہیں۔

”قیاس شرعی جب تک کسی شرعی نص کے خلاف نہ ہو وہ حجت موقوف ہے۔ چونکہ علامہ جلال

قیاس شرعی کی وضاحت اور تائید میں بہت اہل اقل قول ہے۔“ (مجلس کی قرآنی کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۹)

علامہ حیدر الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

”اہل حدیث نے نور اور سنی بھی مردار پر قیاس لیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث مام ہے پس

ان کی کمال بھی دماغیت سے پر ہے۔“ (تجیر البری جلد ۱ صفحہ ۳)

دواۓ نجات القدامہ شرعی صاحب لکھتے ہیں۔

”ان احادیث پر قیاس کرتے اگر کوئی میت کی طرف سے قضا نماز ادا کرے تو وہ اب نیچے

نہ امید قوی ہے۔" (حاشیہ قرآنی ٹیکہ جلد ۲ صفحہ ۳۸)

سنا انا شرف الدین دہلوی صاحب لکھتے ہیں۔

"ما کوں اہم غریب کی ہڈی سے جواز پر نکالیں اور غیر، نول اہم نے استعمال مذمت اور

باتھی۔ انت پر قیاس کر کے جواز پر استدلال دیتا ہے۔" (قرآنی ٹیکہ جلد ۲ صفحہ ۳۵)

مولانا جلال الدین صاحب لکھتے ہیں۔

"بوقت سزا و اعادہ گناہ سنت ہے خواہ مسافر مقیم ہو یا اس کے برعکس ہو۔ حدیث میں پہلی

صورت کا بیان ہے، دوسری صورت کو اس پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔" (مختصر صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷)

مولانا محمد امجد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"مطلقاً کی وجہ و معسر کی وجہ پر قیاس کرنا صحیح بلکہ لائق ہے۔"

(قرآنی ٹیکہ جلد ۲ صفحہ ۳۶)

علامہ شوکانی صاحب لکھتے ہیں۔

"فہم کہ علی ان اعموم مخصص بالقیاس۔" (نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۸)

پس یہ دلیل ہے اس بات پر کہ عموم کی تخصیص قیاس سے ہو سکتی ہے۔

یہ آپ کے علماء کرام کے قیاسی مسائل کی لائق سی جھلک ہے جو آپ نے دیکھ لی ہے اب اس پر غور

فرمادیں کہ ان مسائل قیاسی کی حیثیت کیا ہے؟

جماعت المسلمین کے ہائی جناب مسعود صاحب فرماتے ہیں۔

"کسی شخص کا اجتہاد قیاس سے محمول من اللہ ہے اور نہ وہ اصل دین ہے۔"

(جماعت المسلمین اور اجتہاد صفحہ ۳)

جہاں تک میری معلومات ہیں وہ یہ ہے کہ مسعود احمد کی طرح سارے اجتہاد قیاس کو منزل من اللہ

یعنی قرآن و حدیث قرار نہیں دیتے جب یہ بات ہے تو آپ لوگوں کا اپنے علماء کرام کے قیاسی

مسائل کو قبول کرنا تھوید نہیں تو اور کیا ہے؟ میں میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ آپ کے علماء نے ان

مسائل کو کتابوں میں لکھ کر لوگوں کو اپنی تقلید کی خاصوش اوصاف دیے اور عوام نے ان کی دعوت پر منبک کہا ہے۔ جس آپ کی موامہ قلمدہ ہوئی اور آپ کے عہد مقلدہ گر ہوئے۔

**غیر مقلدہ** نہ آپ نے باحوالہ اور دلگشتو سے ثابت کر دیا ہے کہ الحمد عٹ مسخرات ہر موز پر اور ہر میدان میں تقلید کیا کرتے ہیں ان حوالہ جات کو دیکھ کر میرا سر پکرا گیا ہے۔ مجھے کچھ میں جس آرام ہے کہ یہ لوگ کیسے ہا ہیں۔ تقریروں اور تقریروں میں تقلید کو کالی سے بدتر قرار دیتے ہیں۔ مگر مقلدہ سر اپنا مقلدہ ہیں۔ کیا دین کا کوئی ایسا شعبہ ہے جہاں سکی۔ جہاں ان لوگوں نے تقلید نہ کی ہو۔ شاہد ایمان و عقائد میں تقلید کے قائل نہ ہوں اور صرف قرآن وحدیث ہی کی پیروی کو ضروری سمجھتے ہوں۔

## اشاعرہ اور ماترید یہ کی تقلید

**اہل قرآن**۔ آپ کے الحمد عٹ جہاں باکام یعنی مسائل فرعیہ میں تقلیدی چمکڑی پڑے ہیں وہاں انہیوں نے عقائد میں بھی مقلدہ ہونا پسند کیا ہے۔

آپ کی شاحت کے محترم بزرگ جناب مولانا عبدالحلیم سامروہی صاحب لکھتے ہیں۔

”احمد عٹ الحمد عٹ کے عقائد میں فرق ہے کہ اس پر تعجب نہ اور نہ کا مرقع خالق کے معلوم ہونے کے بعد یہ تعجب تعجب نہیں رہ سکتا۔“ (آزادی ستارہ یہ جلد ۳ صفحہ ۲۳)

احمد عٹ حضرات کا عقائد میں باہمی اختلاف آپ کے مقلدہ میں واقعی تعجب خیز ہو گا کیونکہ آپ لوگ جب فرقہ کی اختلاف کو فرقہ بازی اور ایک دین اور چار مذاہب کا طعنہ دینے سے متوجہ ہو کر کدہ اختلاف قائل طعن یا تم از تم قائل تعجب کیوں نہ ہو گا۔ مگر کیا کریں کسی کا تعجب اپنی جگہ اور خالق کا تعجب اپنی جگہ ہے۔ مولانا سامروہی صاحب خدق کا جواں انگہار کرتے ہیں۔

”احمد عٹ بھی دو قسم کے ہیں ایک خالص الحمد عٹ اصولا اور فرقہ بانا۔ آپ فرقہ بانا الحمد عٹ اصولا غیر الحمد عٹ ماتریدی یا اشعری۔“ (آزادی ستارہ یہ جلد ۳ صفحہ ۲۳)

معلوم ہوا کہ الحمد عٹ عقائد کے حوالے سے دو قسم پر ہیں ایک وہ جنہاں ملانے الحمد عٹ کے عقائد کے پابند ہیں۔ جبکہ دوسرے ماتریدی اور اشعری اصحاب کے مقلدہ ہیں۔

مولانا سامروہی صاحب چند سطور کے بعد لکھتے ہیں۔

”مدارس الجہدیت میں خالص الجہدیت سے متاثرہ کوئی چھٹی بڑی کتاب درس میں رکھی  
 ہی نہیں گئی تھی اور نہ ہی اب ہے۔ شیخ اس نظمی اور عقائد سنی وغیرہ اور باہر ہے جیسا نظم ریزی کیا جا رہا  
 ہے۔ اسی قسم کا چلہ مسل جو کافر کو کفر آم کس نے حاصل کیا ہے۔ ہر صورت جب بڑے علماء ہی اصل  
 عقائد اہل حدیث سے بے بہرہ ہیں۔ نواسہ مانیں تو پھر حوام شہج عقائد یہاں سے پیدا ہو سکتے  
 ہیں۔ بڑے علماء کا یہ قصور ان کو تو تعلیم ہی اسی کی ملی تھی۔ وہ اپنی تعلیم کے پابند ہوتے ہیں۔ مولود  
 غلط سے اسلامی پر ضرور پیدا ہوتا ہے مگر ماں باپ بہبود نصرتی بخوبی وغیرہ بتا دیا کرتے ہیں۔ یہ ان سے  
 روایتی آباد و اجود کا قصور ہے نہ بڑے الجہدیتوں نے اس کا احسان کیا نہ علماء نے انہیں متنبہ کیا۔“  
 (فتاویٰ تاجیہ جلد ۳ صفحہ ۲۲)

**غیر مقلد:**۔ اگر آپ مولانا سامرووی صاحب کی عبادت کی اہل اندازہ میں وضاحت فرمادیں تو  
 سربانی ہوگی۔

**اہل قرآن:**۔ مولانا سامرووی صاحب کی عبادت سے چھٹا اور مضموم دور ہے ہیں۔

1۔ آپ کے مدارس میں خالص الجہدیت عقائد کی کتب نصاب میں داخل نہیں کی گئی۔ بڑی کتاب تو  
 کچھ کوئی چھوٹا سا رسالہ تک نہیں پڑھایا گیا۔ بلکہ انہی حضرات نے عقائد کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں  
 جن کے عقائد کو قرآن و حدیث کے خلاف قرار دیتے ہیں مگر درس میں انہی کے عقائد کو قبول کرتے  
 ان سے مقلد بنے ہوئے ہیں۔

2۔ اشاعرہ اور ماترید یہ عقائد کو کفر سے نکلی دی ہے۔ کیا یہ بات تعجب سے خالی ہو سکتی ہے کہ آپ  
 کے الجہدیت کفر کی شاخیں چھات رہیں اور زبان سے یہ مشہور کرتے پھر یہ کہ ہم آم صادر ہے ہیں۔  
 بالفاظ ان کے اشاعرہ اور ماترید یہی عقیدہ سے راستہ ہوں مگر لوگوں کے سامنے یوں مضبوط داپٹے تو ہیں کہ  
 ”غیر مقلدین اپنے تمام اعمال و عقائد میں حکام الہی اور حدیث نبوی پر مائل ہیں۔“

(طریق محمدی صفحہ ۱۸ بحوالہ مسائل غیہ مقلدین صفحہ ۲۲۵)

3۔ علماء الجہدیت عقائد میں اشاعرہ اور ماترید یہ سے مقلد اس لئے ہوئے ہیں کہ ان کے مدارس میں

یہی تعلیم دی جاتی رہی ہے اور انہیں ردِ دعائی آباد و اجداد سے بھی دور رکھا ہے۔ انہوں نے قرآن کی آیت ”وہدنا طیباً“ کی طرف سے نظریں ہٹائیں۔ حالانکہ وہ اسی آیت کی تفسیر کی تردید میں پیش کیا کرتے ہیں۔ مگر طوطا کا کہنا ہے آپا و اجداد کی تقلید کو تحقیق پر ترجیح دے بیٹھے ہیں۔

4۔ جب احمدی علماء کرام کے عقائد صحیح نہیں ہیں تو عوام کے کیا صحیح ہوں گے؟ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کی امامِ مقلدہ میں ایسے علماء کرام کی مسئلہ ہے۔

مولانا سارو دی صاحب اسی بات کو بڑے دق و ثقیل اور چیلنجی کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ ”میں اپنے ہم عصر علماء کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ میری بات کو نہ تو ثابت کر کے انصاف بتادیں۔ کیا

آپ لوگ اشعری قدیم اور ماتریدی کے عقائد کے پابند نہیں۔ پھر تمہیں ایسا آپہ لو احمدیہ کے اہل کتبہ کے ہوتے تو انہیں آتی ۴۰۰ راج پر خوب ڈالنا چاہتے مگر چاند کو، سال سے یہ نور کہ چہ ہوتے“ (نہادی ستارہ جلد ۳ صفحہ ۲۶)

**غیر مقلدہ**۔۔۔ یہ بات تو بجا ہے کہ مولانا سارو دی صاحب صحیح صحیح کرنا ناہنرا۔۔۔ ہیں کہ احمدیہ عقائد میں اشتا کر اور ماتریدیہ کے مقلد ہیں۔ انہوں نے یہ حال ہو سکتا ہے کہ احمدیہ مقلدہ کے مطابق ایسے عقائد یعنی عقائد میں تو تقلید حرام ہے۔

**اہل قرآن**۔ احمدیہ کہتے ہیں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ فردی مسائل میں بھی تقلید حرام ہے، مگر ذاتی دعویٰ کی یا حشریت ہے؟ دعویٰ کو تو کس تھا کہ انہیں چاہتا ہے۔ اسلئے باوجود حقیقت وہ لوگ مقلدہ میں بھی تقلید کیا کرتے ہیں بلکہ بعض نے ان کے اقرار بھی کر لیا ہے کہ مقلدہ کا ایمان بھی مستحب ہے۔ چنانچہ علامہ حمید الرحمن صاحب لکھتے ہیں۔

”ایمان المقلد صحیح والا حکم لہی معرفۃ الداعی“ (جدید لکھنؤ ص ۱۱۳)

مقلدہ کا ایمان صحیح ہے اور داعی کو داعی کی معرفت و تکلف نہیں بتایا جائے گا۔

اس عبارت سے واضح ہو گا کہ داعی کو داعی کی معرفت و تکلف سے پرہیز نہیں اگر وہ اہل مقلدہ سے بغیر بعض کسی کی تقلید میں سوچن بن جاتا ہے۔ ان کا ایمان مستحب و تقاضا قبول ہے۔







**اہل قرآن**۔ علامہ حمید الرحمن صاحب لکھتے ہیں۔

”امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ جود کا وقت زوال سے پہلے بھی درست ہے۔“

(تیسرے ایاری جلد ۲ صفحہ ۲۶)

اہل حدیث حضرات نے بھی ان کی تقلید میں یہی مذہب بنایا ہے کہ نماز جود زوال سے پہلے بھی ادا کر دہا کرتے ہیں۔ (فتاویٰ اہل حدیث جلد ۲ صفحہ ۳۲۔ المنہج المقبول صفحہ ۲۸۔ المرحۃ النہدہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۔ نزول الازار جلد ۱ صفحہ ۱۰۵۲)

یہ ائمہ کسی صحیح صریح حدیث میں نقل از زوال جود نماز پڑھنے کا حکم نہیں ملتا۔ البتہ اس کے برعکس صحیح بخاری کتاب الجود باب وقت الجود از الزوال اتھیں ”اس حدیث موجود ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”بے شک نبی ﷺ ہماری نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج اٹھ جاتا۔“

(امام وصاف صفحہ ۳۳۵۔ موالا جہڑیانی)

**غیر مقلد**۔ آپ کی تحقیقی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ حدیث جود کی نماز زوال سے پہلے پڑھا جائے تو نہیں مگر ائمہ حدیث حضرات نے محض امام احمد بن حنبل کی تقلید میں یہ کھودیا ہے کہ جود کی نماز زوال سے پہلے بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ لہذا اس طرف روشنی ڈالنا چاہئے، مائیں گے کہ ائمہ حدیث حضرات نے جو امام احمد بن حنبل کی تقلید کی ہے اس میں سیاسی غلط کیا ہو گئی ہے؟

**اہل قرآن**۔ اکثر بڑے مفسر مسلمانوں میں اشتقاقی پہلو لاحق ہے۔ جودیت انگریز حکومت کو خدا کی رحمت سمجھتے تھے (امرات جلالہات صفحہ ۱۳۲) اس لئے اس کے انکار و انکار میں نکل کو اچھا لگتا رہے۔ ہر مسلک احناف کے خلاف ہوں گا کہ روزانہ کی کڑائی جو اور مسلمانوں کی قوت کمزور پڑ جائے۔

**غیر مقلد**۔ اگر یہ بات ہے پھر تو ائمہ حدیث حضرات ہاں کہ اور شافعی کی تقلید بھی تو کرتے رہے ہوں گے۔ کیونکہ ان کے بھی تو کئی مسائل احناف کے مسلک سے گمراہ تھے۔

**اہل قرآن**۔ آپ نے صحیح انداز لکھا ہے۔ ائمہ حدیث نے ان اماموں کی تقلید بھی کی ہے بطور نمونہ۔ چند حوالہ دیاں ملاحظہ فرمائیں۔

## امام شافعی کی تقلید

1۔ شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنا فتی احادیث سے ثابت ہے۔ آپ کی جماعت نے عالم سوادنا مشترکہ بانی صاحب سے اس بات کا اعتراف ان لفظوں میں کیا ہے۔

”حقیقت یہ ہے کہ بغداد کی نماز جنازہ پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔“

(انعام و مسائل ص ۲۸)

لیکن آپ کے ائمہ بدعت حضرات نے بعض احناف کی ضد اور امام شافعی کی تقلید میں آ کر کلمہ بابت کہ شیعہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھتی ہوئے۔ (استورالمتقی ص ۸۷۱۔ نزالحقائق صفحہ ۳۲۔ صلوٰۃ ابول صوفی ص ۳۴۱۔ تیسیر الہادی جلد ۲ ص ۲۰۰)

2۔ اسی طرح آپ کے ائمہ بدعت غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ یہ بھی امام شافعی کی تقلید ہے۔ نہ کسی صحیح حدیث میں ما بان نماز جنازہ کا ثبوت نہیں ملتا۔

**غیر مقلد**۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اب تک کی آپ کی تقلید عقلی اور قائل رہا ہے مگر یہ بات بالکل بوجہ اور خلاف دلیل ہے کیونکہ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نباشی کی نماز جنازہ پڑھی ہے۔

**اہل قرآن**۔ جیسے تمہارے علماء نہیں تو کہتے ہیں کہ اصل میں وہ تقلید تو امام ابوحنیفہ کی کرتے ہیں مگر لوگوں کو بھلاتے کیلئے چند حدیثیں بھی منظر عام پر لے آتے ہیں۔ حق پر چھو تو یہی حال آپ کا ہے۔ آپ نے اس مسئلہ میں تقلید تو امام شافعی کی کر رکھی ہے۔ مگر لوگوں کی آنکھوں کو خیرہ کرنے کے لئے قرآن، لوگ بخاری، مسلم کا حوالہ دے کر مخالفین پر دھبہ اور اپنی تقلید پر پردہ ڈالتے اور حالانکہ نباشی کے قصہ سے غائبانہ نماز جنازہ کا ثبوت بالکل نہیں ہوتا اگر یہی بات میں کسی فتی خدا ترس کے حوالہ سے دائر کر دے تو آپ مخالف کی بات کچھ کر ڈی میں ڈال دیں گے اس لئے میں آپ کی جماعت سے بزرگ و محقق کی ذہانی تقصیر کرتا ہوں۔

آپ کے مالک و اکثر شفیق الرحمن صاحب لکھتے ہیں۔

”غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے پر نباشی کے قصہ سے دلیل لی جاتی ہے۔ یہ قصہ صحیح بخاری اور مسند





صاحب اس حجت شرعی کی طرف اشارہ فرما کر بتا رہے ہیں کہ ابجدیٹ نے امام مالک کی تقلید نہیں کی بلکہ حدیث پر اپنے عمل کی بنیاد رکھی ہے۔

**اہل قرآن**۔ مولانا سید سقّی صاحب نے اجماع کا سہارا لے کر خوشی کی ہے کہ ان کے نگے سے امام مالک کی تقلید کا طوق نکال لیا جائے مگر یہ ماری کو شیش بے بس ہے کیونکہ وہ دونوں حضرات سر سے اس اجماع ہی کے منکر ہیں اسے حجت اور قاطع عمل تسلیم نہیں کرتے۔

(الافتاء شیوخ صفحہ ۱۳۱۔ لکھنؤ صفحہ ۱۰)

لہذا جب وہ دونوں صاحبان اجماع کی تجلیت سے منکر ہیں تو اجماع کا سہارا لینا ایسی بات ہے جس پر وہ خود راہی نہیں پھر مشکل تو یہ ہے کہ اس حدیث کی اجماع سے تائید ہوتی ہی نہیں کیونکہ انسان سے تائید تو اس وقت ہوتی جب حدیث نہ کوہ کے مضمون کو بلا اتفاق امت میں قبول کر لیا جاتا تا کہ گراہیا ہوتا تو سند کا نقص نہ ہوتا۔ ملاحظہ اس کے مضمون کی تواریت پر امت کا اجماع پر گزرتی نہیں۔ کئی آئمہ نے اس مضمون کو قبول نہیں کیا بلکہ کئی ابجدیٹ نے بھی اس حدیث کو قبول کرنے کی بجائے فقہین دانی حدیث پر عمل کی بنیاد رکھی ہے۔ اگرچہ یہ حدیث بھی اضطراب، غیر عقل کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نہیں صحیح بات یہی ہے کہ انہوں نے مسئلہ پر بحث میں امام مالک کی تقلید پر کارڈی چلائی ہے۔

**غیر مسلم**۔ آپ نے آنسار جہ میں تین آدموں کے متعلق دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ ابجدیٹ حضرات ان کی تقلید کیا کرتے ہیں۔ اب امام ابو حنیفہ کی تقلید نے ہمارے میں بھی کچھ ارشاد فرمائیں یہ وہ موقع ہے جس کا میں شروع سے آپ تک انتظار کر رہا ہوں ہمارے نرم لب بولتا ہے تو ان اس کی وضاحت فرمائیں۔

## امام ابو حنیفہ کی تقلید

**اہل قرآن**۔ آپ نے ابجدیٹ کو تقلید کی کچھ ایسی کھنٹی لکھی ہے کہ بد سے بدتر نہیں اور بڑا غور و مجتہد بھی اس سے جان نہیں چھڑا سکے۔ پھر اس وقت تو حجت کی اجماع ہو جاتی ہے جب یہ لوگ تقلید بھی

امام ابو حنیفہؒ کی کہتے ہیں۔ بھی عجیب بات ہے کہ آپ لوگ فضیول خواہم صاحب کی تقلید سے کرتے ہیں، خواہ چھپ چھپ کر ان کی تقلید کیا کرتے ہیں۔ مگر سب تک نہیں گے۔

تم کو ہذا شرم کیا مجھ کو لاکھ حیا

الفت وراز ہے جو چہایا نہ جاسے گا

آپ آئے اور سنتے جاتے کہ آپ لوگ امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کے کیسے خوشگرم ہیں۔ وکیں ابحدیث مولانا محمد حسین بنالوی صاحب لکھتے ہیں۔

"مولوی رشید احمد صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ عاشر (مولانا بنالوی صاحب) کو جو کئی اثر ثار میں کئی جگہ سرگرم و فرتد فی مقلدین کہا گیا ہے یہ مجھے تاؤ وار گزارے سم لوگ جو اس رودست ہم کی طرف منسوب ہیں۔ منصوصات میں قرآن و حدیث کے جو وہ ہیں اور جہاں نہیں ملے ہاں صحابہؓ تا تبعینؓ اور محدثین کی تقلید کرتے ہیں نصہ صاؒ نہ وہ بھٹی کی ذہن کے اصول و قواعد کی کتب ہم لوگوں کے مطالعہ میں راقی ہیں۔" (اشادۃ الہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۰)

حقیقۃً ہم مولانا ابن انیس انیس سبب الرحمن لدھیانوی صاحب نے ایک کتاب بنام "تاریخ شتم نبوہ" تحریر فرمائی ہے اس میں ابحدیث کے اخبارات کے فوائد بیان فرماتے ہیں۔ اس عبارت کا اس "تاریخ شتم نبوہ صفحہ ۲۵۵" پر ایک جہ سکتا ہے۔

مولانا بنالوی صاحب نے کیسے وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ ہم ابحدیث لوگ جہاں انس ملے وہاں باقی آنری مولانا اور آئمہ احناف کی خصوصیت تقلید کیا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں "خیر مقلد" کا خطاب کیا گیا ہے۔

**غیر مقلد**۔ مولانا بنالوی صاحب صرف خود ہی آنحضرتؐ کی تقلید کیا کرتے تھے یا دوسروں کی بھی اس کا درس دیا ہے۔ بنو لوگوں کے مشہور کر رہا ہے کہ آخر میں بنالوی صاحب ابحدیث حضرتؐ کی تائید کی غم دیا کرتے تھے۔ کیا چھٹ ہے؟

**اہل قرآن**۔ ہاں یہ بات بڑی بڑا خلاف ہے کہ مولانا بنالوی صاحب نہ صرف اپنے لئے تقلید و ابحد کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی اس کا درس دیا کرتے تھے۔

چنانچہ نہ لوی صاحب لکھتے ہیں۔

”خاکسار نے رسالہ نمبر ۶ جلد ۲۰ کے صفحہ ۲۰۰ پر بعض اخوان اور اصحاب الجہد سے کہ یہ معلوم کیا ہے کہ اگر ان کو اجتہاد مطلق کا دعویٰ نہیں اور جہاں نص قرآنی اور حدیث نہ ملے وہاں تقلید مجتہدین سے الگ نہیں تو اذہب حنفی یا مذہب شافعی (تو اس مذہب کے عقد و اصول پر بوقت نص نہ ملے گئے) چلتے ہوں) کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریں۔“ (اشادۃ الٰہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۱)

اس عبارت کا کس ”تاریخ ختم نبوہ صفحہ ۳۵۶“ پر ملا دھبہ یا ہاں کرنا ہے۔

مولانا ڈالوی صاحب نے جب اپنے الجہد سے اصحاب کو تقلید کا درس دینے پر تو انہیں یہ خیال ہوا ہو گا کہ شاید میری اس نصیحت اور خبر خواہی کو بعض الجہد سے حضرات قبول نہ کریں اس لئے یہاں صاحب کی ذات گرامی کو سامنے لا کر دعوت دی ہے کہ جب وہ جس ائمہ کو تقلید کرتے تھے اگر تم تقلید کرو گے تو کیا حرج ہے۔

چنانچہ بناوی صاحب لکھتے ہیں۔

”جس مسئلہ میں حدیث صحیحہ نہیں ملتی اس مسئلہ میں میں اقوال مذہب امام سے کسی قول یا حدیث اس شخص حنفی سے کہ اس مسئلہ کی دلیل ان کو پہنچی ہوئی تقلید کر لیتا ہوں۔ ایسا ہی ہمارے شیخ شیخ الفل (میار صاحب) کا دعویٰ احمدی عمل رہا۔“ (اشادۃ الٰہ جلد ۲۴ صفحہ ۳۱۱)

اس عبارت کا کس ”تاریخ ختم نبوہ صفحہ ۳۳۸“ پر دیکھا جاسکتا ہے۔

اس سے ۳ بہت دور ہے کہ یہاں صاحب اور مولانا ڈالوی صاحب کو جب کسی مسئلہ میں قرآن و حدیث سے مستحکم دلیل نہ ملتی تھی تو تقلید کا مار گلے میں ڈال لیا کرتے تھے۔

**غیر مسلم**۔ تاریخ ختم نبوہ کے ذریعے سے تو ان کا برا الجہد سے کا مقلد ہونا تاریخ میں معلوم ہو گیا ہو گا۔ آخر اسلاف کا اس پر کیا تبہ ہے؟

**اہل قرآن**۔ علماء احناف کا رد عمل تو مجھے معلوم نہیں البتہ ان کے ایک بڑے بڑے نے اس پر یہاں تبہ دیا ہے۔

گناہوں کے چوہدری کا تبصرہ۔ میاں صاحب اور بنالوی صاحب نے مقلدین کے حلقہ میں مرتبہ اجتہاد پر فائز سمجھے جاتے ہیں۔ مگر ان کو بھی تہدید کی ضرورت پڑتی تھی تو دوسرے غیر مقلدین کو تہدید سے آراہیں کیوں نہ تھیں؟ ایسے بے اکیہ دوم و ثلث اور اجتہاد و تقلد میں ان دونوں سے بنا جو کہ ہیں اگر تہدید کی وجہ سے وہ دونوں کا نام "مشرک" پر مقرر ہو۔ اگر حدیث سے خارج نہیں ہو۔ تو نہ خیال کے غیر مقلدین بھی تہدید کر لیں تو کیا مضائقہ ہو گا۔

مولانا بنالوی صاحب نے بھی "میں صاحب" کی نامی گرامی شخصیت کو درمیاں میں آراہیں بات کو سمجھایا ہے کہ جب میاں صاحب بہت لمبے مقام و مرتبہ کے مالک و نئے کے باوجود تہدید کرتے تھے تو قرعہ بھی کر۔

یہاں بنالوی صاحب کہتے ہیں۔

"اگر آپ کو اجتہاد مطلق کا دعویٰ نہیں ہے اور جہاں نہیں نہ ملے وہاں تہدید مجتہدین سے انتظار نہیں۔ حضرت شیخ ابوالفتح انصاریؒ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب فہم العلماء و دیوبند میں ایسے ہی تھے کہ وہ الحدیث سے سردار بھی تھے اور فتنی بھی کہلاتے تھے اور فتنی مذہب کی کتب متون و شروح اور فتاویٰ پر فتویٰ دیتے تھے۔" (امثلۃ الیہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۵)

اس عبارت کا کس "تاریخ فتنہ نبویہ صفحہ ۳۵" پر موجد ہے۔

مولانا بنالوی صاحب کی بات بالکل درست ہے کہ میاں صاحب فتنہ فتنی کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ "فتاویٰ نذیریہ" فتنہ فتنی کے خالقوں سے لے کر ان کے غیر مقلدین کی سرکردگی میں ہے کہ بنالوی سے فتنہ فتنی کو طمع کر دیا جائے مگر خوش قسمت کہ ایک صدی گزر چکی ہے اب بھی ملک و اس فتنہ کو اپنے فتویٰ سے نہیں نکال سکتے فتنہ فتنی ابھی تک ان کے سینے پر مہر وک دل دہی ہے۔ حتیٰ کہ اس نے اپنی ایک کتاب "انکشافی میں ان کے" شیخ انکشافی فی الفہم" کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔

**غیر مقلد**۔ گاؤں کا پتہ چوری بھی آپ کی طرح چوری کتاؤں کا کیر لئی سے مطالعہ کرتے ہیں۔ مگر آپ تھوڑی دیر کے لئے ان کی بات دیک کر یہ قائل ہیں کہ "میاں صاحب" فتنہ فتنی کے گرویدہ کیسے تھے؟



**اہل قرآن**۔ مہاں صاحب کی کردیہ کی میں قانون کے چودہویں فی نہانی سنا۔ باتھا۔ مگر آپ نے  
 دہیان میں ماک لیا ہے۔ صاحب آپ ان فی نہانی ہی نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ باقی رہی یہ بات۔ فقہ  
 انہی نے انہیں اس حد تک اپنا گروہ دیا ہے۔ یہ غیر مسئلہ غور کی نہانی مٹنے۔  
 یہ حد تک کے محشی "مہاں صاحب" کے تحقیق لکھے ہیں۔

"فقہ منہی پر حدیث سے لیا ۱۰۰ سو دہا"۔

(حاشیہ یہ ت ثانی صفحہ ۱۰۰ بحوالہ غیر مقلدین فی ڈائری صفحہ ۲۰۱)

جب فقہ حنفی غیر متقدمین کے فتاویٰ کی زینت بن چکی ہے اور شیخ اٹلی اٹل جیسے سارا دہی اس  
 نام نہان ہے ہیں تو اب غیر مقلدین اس فقہ نامہ نے کے جواب چھوڑ دیں۔ یونکہ یہ ایسے خواب ہیں جو  
 ان شامہ فقہ بھی مگر شرمندہ واقعہ نہیں ہوں تے۔

لو خدا ہے غفلت کی است پہ خندہ زین

پچوٹوں سے یہ چھٹا۔ جو نہ جانے کا

تاوان لے چودہویں کا تہہ۔ مقرر ہوا

**غیر مقلد**۔ آپ نے اٹلی کے حوالے سے کیا لکھا دہاوی صاحب آ مہا صاحب نے  
 باقرہ خود افسوس کیا۔ تے تھے۔ حال اٹلی و تو تاکید تے سخت متاثر تھے۔ تھیں بھی انہی اس مسائل میں سے  
 ایک ہے جن کو دہاوی صاحب نے ایک اشتہار کی صورت میں چودے ملک کے اندر پھیلا کر پونی  
 نہ کیا۔ حیرت و تعجب لیا تھا کہ ان کا جواب وہ اور ہے جواب کے ملے ہوں وہ پانچ سو موصول کرو۔ سن  
 تے نہ یہ دہیوں کے مہم شیخ احمد مولانا محمود حسن صاحب نے ان اس سوالوں کا جواب بھی لکھا ہے جو  
 "ان نامہ" کے متناہ سے شائع ہوا۔ ہم خیال آپ سے صرف یہ بات چوچھنی ہے کہ جب دہاوی  
 صاحب اس قدر تاکید سے خلاف تھیں پھر وہ تاکید خاص مہا اشتہار کی تاکید کے لئے کیونکر "پارہو گئے"؟

**اہل قرآن**۔ مولانا دہاوی صاحب پہلے تاکید کے لڑی دشمن تھے۔ بڑھ چڑھ کر اس کی تردید کی۔

اچھے قلم با پیر اور صرف کرہ یا مگر دواہی کہ احمدیہ تحفہ ات سے بڑے بڑے عالم مناظر مصنف "مبلغ

طہیب صحافی اور بہت مت کے تحریک قسم کے افراد اپنے مذہب کو خیر باد کہہ کر مرزا لائی ہو گئے۔ ان مرزا لائی ہوئے والوں میں اکثر مولانا بنالوی صاحب کے بالواسطہ یا بلاواسطہ شاگرد تھے۔ جیسا کہ اس کا اعتراف مولانا بنالوی صاحب نے اپنے اخبار "اشادۃ السنۃ جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۵" میں کیا ہے۔ (تاریخ ختم نبوت صفحہ ۱۶۶) خاص کے علاوہ عوام میں سے جو لوگ مرزا لائی جتے ہیں ان کا تو شمار مشعل چاہندہ اجمالی طور پر مولانا بنالوی صاحب نے یوں بیان کیا ہے۔

"مولانا قادیانی کے اتباع کی اکثر ای فرقہ میں پھیلی ہے جو مای و جاہل ہو کر مطلق تقلید سے تارک و طبع مقلد بن گئے ہیں یا ان لوگوں میں جو نیچے کی کہاتے ہیں۔ جو وہ حقیقت اس قسم کے غیر مقلد اس کی برداشت (شرع) ہیں۔" (اشادۃ السنۃ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۰)

اس پر سے کائنات "تاریخ ختم نبوت" صفحہ ۳۸ پر لکھتے ہیں۔

بنالوی صاحب نے جب اپنے الجھڑوں کو "محرز اعجاز مرزا لائی" یہ مائی اور مرتد ہونے دیکھا تو پھر اپنا پیچھوکر مانند تجربہ ان الفاظ میں اکر کیا ہے۔

"پیچھوکر برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ جھٹھڑ مطلق (ہوتے یا دعویٰ کرتے ہیں) اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ لہذا ارتداد و فسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں۔ اگر وہ علماء و اہل علم کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید پر ابھاری ہوئے ہیں تو وہ اہل حدیث میں جو بے علمی یا عدم ہو کر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں۔ اس کو وہ کے عوام آزادانہ خود بخود دیکھتے جاتے ہیں۔" (اشادۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۱ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

یہ وہ جیسا کہ نتائج تھے جنہیں دیکھ کر بنالوی صاحب کو تقلید کے بارے میں فکر پائی کرنی پڑی اور تقلید میں انہیں ایمان و اقبال کی سلامتی نظر آئی۔ اس لئے وہ تقلید کی حمایت و تائید میں بہت کچھ کہہ گئے بلکہ خود بھی آخر اس حق کی تقلید کرتا شروع کر دی۔

**غیر مقلد**۔ آپ نے ہر حوالہ آگاہ فرمایا ہے کہ مولانا بنالوی صاحب آخر اس حق کی تقلید کرتے







ہر ان شخصوں کو سکھاتا کہ اگر اجماع سے کوئی چیز خارج ہوئی تو اسے نہ ماننا ہے نہ کرنا ہے۔  
 اختیار کیا ہے؟

**اہل قرآن** - یہ بات تو آپ اپنے علمائے اہل سنت سے پوچھیں کہ وہ منافقت کر کے اجماع سے انکار کیا کریں؟  
 انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں۔ البتہ میں خواب میں حضرت حسن خان صاحب علیہ السلام سے آپ کو بتا سوں۔  
 جہاں انہوں نے اپنے اجماع سے قطعاً انکار کیا ہے وہ بات یہ ہے کہ اجماع سے انکار کی مثال اس واقعہ کی ہے کہ  
 جو جب وعظ کرتا ہے تو مال و دولت کی خدمت میں زمین و آسمان کے تمام عباد جاتا ہے۔ غرض خواب  
 اسے موقع ملتا ہے تو مال و زر چرا کر بھرا کر جاتا ہے۔ (مصلح اجماع صفحہ ۱۵۴)

نواب صاحب نے تحریک تنقید تصویر پیش کی ہے اور بڑے اچھے انداز میں منظم علمی فیہ کی ہے کہ یہ اجماع  
 کس کس پر لے رہے ہیں۔ ایک حالت یہ ہوتی ہے کہ تقلید فی خدمت میں رہتے ہوئے ایک ایک کے  
 ہوتے ہیں اور دوسرا موقع یہ بھی دیکھتے ہیں کہ آتا ہے کہ ہر لوگ عام مقلدین سے بھی شہ پر جگہ تہذیب قرین  
 مسئلہ بن بیٹھتے ہیں۔

**صیر مقلد** - آپ نے فرمایا کہ میں دوسرا فرمایا تھا کہ میں آپ کی خدمت آئے ہوں اور اجماع سے  
 جب تقلید کرنے اور کرانے پر راضی ہوں تو امام ابو حنیفہ اور فقہاء احناف کی تقلید کرنے کے لئے ہوں۔  
 غرض کہ انہوں نے جو مجلس ہوتی ہے ان کی قرآن ہے۔ آپ نے امام ابو حنیفہ کی تقلید کا موقع دیا ہے۔  
 ہے مگر فقہاء احناف کی تقلید اور غرض کہ انہوں نے کوئی ہونے کی خدمت قرآن ہے گا اب تک ثبوت نہیں دیا۔

## فقہائے احناف کی تقلید

**اہل قرآن** - یہ بات بھی حجت کی ہے کہ اجماع سے حضرت کئی مسائل میں امام ابو حنیفہ کی تقلید  
 کرتے ہیں۔ ان سے یہ کہہ کر تہمت یہ ہے کہ امام صاحب کے مقلد ہیں یعنی فقہائے احناف  
 کی بھی تقلید کر لیتے ہیں۔

پتا چھا اجماع سے عالم مولانا کاظم ہارماری صاحب تصدیق ہیں۔

”آج وہ (اجماع) جس کا دلہی ہے۔ میں قبیح قرآن۔ ملت ہوں ان کی خدمت۔“



ترویجی عمل نہ ہو۔ (قرآنی ثبوت جلد ۱ صفحہ ۵۵)

نہایت سے دو باتیں نکالتے ہیں۔

1۔ بعدیت تحقیق ۱۰۰۰ء تک کر پہنچنے کے باوجود بھی علم میراث کے سیدور میں داخل ہونے سے روکنے میں ہمارے باوجود اس کے غلط فہمی کے یعنی صلاب سراجہ۔ مان فی کئی پانی دریاں نکالتے ہیں۔ اور جب یہ بات ہو گیا تو انہیں باعالمی اکثر محمدیہ اور ان سے مانلی حضرت قرآن سے دیا۔

2۔ اعلیٰ نظم اس سے کہ صاحب سراجہ مستند محدث ہیں یہ نہیں "حق" بات نہ ہو۔ بات نہ ہو۔ اس سے کہ قرآنی ثبوت سے مستثنیٰ کے زمانہ تک علماء الجہدیت صاحب سراجہ کے مقدمہ میں "اور" اعلیٰ اور "اسرار" ایت میں نہ ملے۔ یہودی ایت سے پہلے آگے آپ کوئی تاکید لی تو یہ میں مقلدین کے خلاف بحث کیا کرتے ہیں۔ جلد کتاب آپ کا پڑھو ایک طویل حصہ تک۔ علم خواہ تھک لی جیٹ پڑھیں۔

**غیر مقلد**۔ قرآنی ثبوت سے پہلے جب ہمارے الجہدیت فقہاء۔ مخالف فی تھک میں نہ ہو۔ مزاد سے کہے ہیں "یہ عام سے بھی اس کے خلاف آثار احتجاج بلکہ نہیں فی کتب۔ ملا کر اس میں سراجہ کوئی آجکے تھے۔" کی تواضع جو اس دوران علم کے خلاف دلائل سے اچھا یہ میں بعد میں تقابلی حسیہ کی تاکید کرنے پہنچی ہے اس کی ترویج میں نہ ہان بھل کر بھٹک رہی ہے۔

**اہل قرآن**۔ بعض علماء نے اس کا ترویجی فوٹس لیا ہے یہی غم انگیز اور کھرا انکشاف کیا بلکہ انہیں شرم بھی آئی کہ جہدیت وہ کہ مقدمہ میں ہے۔ یہ کاس گدلی کدوں کے لئے ہے۔ جے ہا۔ ان کی تھک میں کیوں نہ ہو؟

چنانچہ جہدیت الجہدیت کے سیکرے کی مولانا میرا لہر یا صاحب لکھتے ہیں۔

"ان لوگوں کو شرم نہ آئی یہ ہے جو آپ کو الجہدیت جلد ۱۰۰۰ء الجہدیت کہتے ہیں اور ترویج میں جب مذہب ان حدیث مان کرتے ہیں تو حدیث مان لکھتے ہیں شریعت کرتے ہوئے خاص طور پر مذہبی کی پھیلی ہوا کر دھاتے ہیں۔ یہ سیدھی پھٹی مذہب اہل حدیث ہے جو صحابہ کرامؓ سے نہیں۔" یہ ان کے وقت سے برابر چلا آتا ہے اور یہ ان کی پھٹی کدوں سے لڑتے دالتے ہیں جو







**اہل قرآن**۔ نہی ہاں۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ تمہارے شیخ انکل میاں صاحب سے مسئلہ پر چھاپا مگر انہوں نے کتاب دست سے دلیل دینے کی بجائے سادات حنفیہ کے قول کو بطور دلیل پیش کر دیا جس پر کہ ”انہیۃ الہدۃ“ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ میرا ڈیر حسین صاحب کاڑی میں سوار ہو کر ”دینی“ ریلوے اسٹیشن کی طرف جا رہے تھے۔ مولانا ابراہیم لدھیانوی بھی آپ کے ساتھ تھے مولانا ابراہیم صاحب نے سادھی کے بارے میں دریافت کیا کہ عورتوں نے لئے اس کا پہننا جائز ہے یا میاں صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے سادات اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ مولانا ابراہیم صاحب نے فرمایا ان سادات کا توئی کوئی شرعی دلیل تو نہیں ہے تو میاں صاحب نے فرمایا کیا کہہ رہے ہو کیا وہ لوگ جانتے تھے کہ اس چیلنج تھے۔ بس تم ہی ایک عقلمند پیدا ہوئے ہو۔ (مجموعہ انہیۃ الہدۃ صفحہ ۱۶۶)

میاں صاحب کو چاہیے تھا کہ دلیل شرعی یعنی قرآن احدیث پیش کرتے مگر وہ محض سادات حنفیہ کا قول ان کی تقلید میں پیش کر کے فتویٰ دینے کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ بلکہ دلیل کے مطالبہ پر اتنا ناراض بھی ہو رہے ہیں۔ اگر اسی طرح کوئی مسئلہ آئے اور پرامنہ کر کے ان کے اقوال سے فتویٰ دینا تو اس سے چارے کی جان پر آفت ٹوٹ پڑتی اور سارے اچھے بھلے کے پیٹ میں درد اٹھنے لگتا اور قرآن و آیتیں جو کہ مخرّبہ و غلّ چلایا جاتا ہے ”چھٹا“ و ”معتقدون انہیۃ الہدۃ“ اور کوئی یہ علامت کرتا ”واذا قیل لهم اہم انزل الله قالوا علیٰ شیخ ما یفینا علیہ آہنا“ اور کوئی یہ بات چاہ کر سکتا ”اذا جدنا“ یا ”ما فی الذہن“ انا علی آخار ہم مصدقین“ فرض کیا اس مفہوم کی ذمہ داری آیتیں خوب سنائی جاتیں لیکن آخر یہی بات میاں ڈیر حسین کہیں تو جاز ہے۔ (بکھو دیر غیر مقلدین کے ساتھ صفحہ ۱۶۳)

**غیر مقلد**۔ آپ کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ آپ نے جو بھی دعویٰ کیا ہے اس سے یہ علماء کرام کی کتابوں سے ثابت کر دیا ہے۔ لیکن ایک بات اب تک باقی رہ گئی کہ اجماع حنفی کا ہلوانے کو اہل سنت کا شعار سمجھتے رہے ہو کئے تو اس بات کا ثبوت پیش کریں۔

**اہل قرآن**۔ چہ جسے آپ کی ممانعت کے سرخیل مولانا محمد حسین بنالوی صاحب سمجھتے ہیں۔

”آج کل کے بعض ائمہ حدیث کہلاتے والوں میں نیچریت، مرزاہیت، پکنز الوہیت، مسخریات و رفسیت پھیل چکی ہے۔ ائمہ حدیث کے ساتھ فقط ”حنفی“ لگانے سے یہ ظاہر ہو جائے گا کہ اس لقب کا مصداق حنفی ائمہ حدیث ہے نہ مسخری اور مرزائی اور نیچری اور رفسی۔“ فیروہ۔

اس کا پس "سورج غم نبوہ صلیہ ۳۳" پر دیکھ جا سکتا ہے۔

**غیر مقلد**۔ ہائے اہل اہلحدیث کی تاریخ کیسی جبرجائک ہے ان کا دین کیسے کیسے لوگوں میں پھیل گیا ہے۔ افسانہ کیا مصیبت ہے کہ ہمارے علماء و تقلید کے اتنے فخر کیے ہو گئے اگر یہ لوگ صرف محدثین و غیرہ کی تقلید کرتے تو بھی قدرے سنبھلا ہو سکتا مگر یہ تو آخری احتیاج کی تقلید پر جم گئے جو ہم اسائن پر پہاڑ اترانے کے مترادف ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر قیامت یہ ہے کہ یہ لوگ سختی ہونے کے لئے "خفی" کہلوئے کو ضروری سمجھنے لگے۔ اہل حق کی پہچان کے لئے بھی "خفی" ہونے کو وسیع قرار دیتے رہے گو یا ان کے بقول ہندوستان میں "خفی" لہجہ کے بغیر انسان اہل باطل کا فرد شمار ہوگا۔ مجھے ان علماء سے بڑا بڑا راز ہے۔ انہوں نے میرے اعتماد و اعتماد کو نہایت بڑے طریق سے ٹھیس پہنچائی ہے۔ اہلحدیث کا کوئی مدرسہ ایسا بھی ہے جہاں تقلید سے ہٹ کر خلاصہ قرآن و حدیث کی تعلیم ہونا کا ہم اپنی اولاد کو وہاں تعلیم دلا سکیں۔

**اہل قرآن**۔ ممکن ہے کہ بہت سے لوگ خفی کہ مقصدین بھی اس سے اتفاق نہ کریں کہ ظاہر ہونے والا یہ کہ اساتذہ کے مقصد ہوا کرتے ہیں۔ مگر دلیل اہلحدیث مولانا محمد مسین بٹالوی صاحب کی تحقیق یہی ہے کہ ہر طالب علم ابتداء میں اپنے استاد کا مقلد ہوتا ہے۔

## اساتذہ کرام کی تقلید

امام بخاری کو محمد ثنین اور سورجین جگر قواب صدیقی حسن خان صاحب نے بھی اہم شافعی کا مقلد قرار دیا ہے (المجد اعظم جلد ۲ صفحہ ۱۵۶) مگر کچھ لوگوں کو یہ بات ناگوار لگتی ہے۔ اس لئے وہ اس میں تاویل کا سچا نہ نکالتا ضروری سمجھتے ہیں۔ مولانا محمد مسین بٹالوی صاحب بھی اسے تاویل کی غلط کرتے ہیں۔ جس کا حاصل مطلب "اہلحدیث اساتذہ" میں اس طرح بیان کیا ہے۔

"ممكن ہے کہ ابتداء میں شافعی کے مقلد ہوں پھر وجہ اجتہاد پر پہنچ کر خود مجتہد مطلق ہو گئے ہوں اس پر ایک فاضل حمید آبادی نے اخبار اہلحدیث میں لکھا کہ اس پر کتاب و سنت سے کیا دلیل ہے کہ مجتہد ابتداء میں ضرور مقلد ہو۔ اس کے جواب میں "بٹالوی (بٹالوی) صاحب نے رسالہ "المحدثی" ج ۱ ص ۲۵ میں فرمایا کہ اس پر کتاب کی شہادت ضروری نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ

پتہ مکتب میں کاغذ بخدا دی یا پہلا سپارو پڑھتا ہے یا نماز یا نکلے شہادت لیکھتا ہے تو اس وقت وہ اس کے مقلد کی ہوتا ہے۔

(اخبار احمدیٹ امرتسر، تاریخ اشانی ۱۳۲۹ھ صفحہ ۱)

اس عبارت کا مفسر 'تاریخ ختم نبوہ صفحہ ۳۰' پر لکھتے ہیں۔

الرحمٰن والوی صاحب کی یہ بات درست ہے کہ بدافاتی طالب علم اپنے استاد کا مقلد ہوتا ہے تو ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ احمدیٹ کے جو بچے ان کے مدارس میں پڑھتے ہیں، وہ اپنے اساتذہ کے مقلد ہوتے ہیں اور جب یہ بات ہوئی تو آپ کے سوال کا جواب آسانی سے نکل آیا اور وہ یہ ہے کہ احمدیٹ کا کوئی مدرس بھی ایسا نہیں جہاں تاکید سے بچ اور وہ کہ خلاصہ قرآن وحدیث کے مدنی پشتر سے یہ اب کیا جاتا ہو۔

فہموس! آپ لوگوں کی یہ خواہش ہوا کرتی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کرانیں جہاں قرآن وحدیث کے صحیح نسخہ کی تعلیم دی جاتی ہو ترنسی و لیا معلوم کردہاں جو بچے پڑھتے ہیں وہ اپنے اساتذہ کے مقلد بنے ہوتے ہیں۔ شاید یہ بھی ہو ہے کہ ہر طالب علم اور فاضل کے وہی نظریات ہوتے ہیں اور وہی مسائل کا پابند ہوتا ہے جو اس سے اساتذہ کے ہوتے ہیں اور مولانا امجدانجلیل صاحب سامراوی صاحب نے تو اس پر جو تعدیق بھی ثبت فرمادی ہے کہ احمدیٹ علماء نے عقائد جو متاثر ہوئے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کو اساتذہ کی تعلیم ہی اسی طرح کی دی گئی ہے۔

چنانچہ سامراوی صاحب لکھتے ہیں۔

”یہ علماء کیا قصور ہے؟ ان کو تعلیم ہی اسی کی ملی ہے جسی وہ اپنی تعلیم کے پابند ہوتے ہیں۔“

(فتاویٰ سہارن پور جلد ۲ صفحہ ۱۳)

یہ عبارت پہلے میں آپ کو مفصل طور پر بتا چکا ہوں۔ میرا لگتا کہ انالوی صاحب کی تحقیق نے بعض نظر یہ ابھارا لیکن درست ہے کہ احمدیٹ مدارس میں پڑھنے والے علماء اپنے اساتذہ کے مقلد ہوتے ہیں لہذا ان کی عبارت کو مد نظر رکھتے ہوئے مجھے یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ احمدیٹ کا کوئی مدرس ایسا نہیں ہے جہاں تاکید سے کٹاؤ نہ لگتی ہو۔





أهل قرآن

**اہلِ قرآن**۔ حامی مقلدین اور ائمہ کے کی تقلید میں نئی فرق ہیں ان میں سے ایسے یہ بھی ہے کہ مقلدین ان ائمہ کرام کی تقلید کرتے ہیں جن کے اجتہاد اور فتاویٰ کے وہ بے سوچاوری امت نے تسلیم نہیں ہے۔ خیر ائمہ کے نے تقلید کے ان لوگوں کا انتخاب نیا ہے جو اجمہار کی دولت سے بیکھر محروم ہیں۔ فتاویٰ اور دینی بصیرت کے حوالے سے مغرور ہانکنا ہی بالکل نہیں۔

چنانچہ سرخیل احمدیٹ ۲۵۲۸ محمد حسین آباد کی صاحب کھیتی ہیں۔

”ایسا نہ ہوا عندا جاوےٹ پر عمل کرتے واسے شفقور اور مذہب مشہورہ نے مقصدوں میں سر و فرقی نہیں ہے ہاں یہ فرق ہے کہ وہ آخر مجتہدین مسلم الاجتہاد نے مقصد میں ہے یہ غیر مجتہدین کے مقلد۔ یہ مقلد نام کے متعلق جیسے احادیث غیر صحیحہ کے تسلیم میں ہے خطی کر رہے ہیں۔ ویسے ہی احادیث صحیحہ و حسنہ لائق عمل کو یاد کرنے میں ہے خطہ دور نہ ہیں۔“

(اشهد ان لا اله الا الله محمد رسول الله) في كتابه "الاحكام" جلد ۲ صفحہ ۲۱۳

انامی صاحب کی مہارت سے معلوم ہوا کہ ہم مقلدین ابن آثر مجتہدین کی تقلید سے آراء ہیں۔ جن کے اجتہاد و تحقیق پر ہی امت نے سہاوت اور اس خوبی کی وجہ سے ان کی خوب حدیث سرائی کی ہے۔ اہل تقلید کہتے ہیں کہ انہی مسلم اجتہاد مجتہدین کی تقلید حدیث بخاری کی رو سے ضروری معلوم ہوتی ہے۔ صیحا کہش مجلس کے شروع میں علامہ رحیم الرحمن صاحب نا اقرار و استغاثہ آپ کو کھانا دیں۔

لیکن آپ کے اجداد ہٹ ڈال لوگوں کی تاکید کرتے ہیں۔ جن کے پیچھے لانا قیامت کو لپکا۔۔۔ اور اسے

”اذا سئل المرء في حق احدنا فليقلق السامع“ (صحیح بخاری)

جب معصیتِ کل کے پیر دکھایا جائے تو قیامت اٹھ کر رہے۔

میں سے معلوم ہوا کہ وہ ملہ اور شخصہ صداقتی مع ملہ اہل کے حوالے کرنا قیامت کو برپا کرنا ہے آپ لوگ  
قیامت کو دعوت دینے والی تھیں بھی مُردے ہیں اور زبان سے یہ دعوت بھی کر رہے ہیں۔ ہم لوگ صرف  
مرد صرف قرآن و حدیث کے صریح حکام پر عمل کرتے ہیں۔



اس سے عام مقلدین اور اہلحدیث کی تقلید کا فرق واضح ہو رہا ہے۔ کہ وہ ایسی تقلید کرتے ہیں جسے آپ کے بعض علماء واجب کہتے ہیں جیسا کہ حوالہ جات میں پہلے ذکر کیا ہوں۔ جبکہ آپ لوگ قیامت و عذاب سے ڈرنے والی تقلید کرتے ہیں اس کے آپ کا وجود قیامت و عذاب میں سے ایک نشانی ہے۔

**غیر مقلد** :- سب سے پہلی یعنی اہلحدیث کی تقلید اتنی سنگین اور خطرناک ہے کہ وہ اپنی شدت کی وجہ سے دنیا قیامت کو گھرا کر لے دیتی ہے تو پھر ہمیں یہ مسئلہ کیوں نہا جاتا ہے۔ اہلحدیث کے پیروں نے اور اہلحدیث کی فاسق کی تہمت لگا دی۔ اسے لوگ "غیر مقلد" کا خطاب کیوں کرتے ہیں؟

**اہل قرآن** :- آپ کو انھی جزم و امانات کی حد میں رہنا ہے آپ نے اس میں غور نہیں کیا مگر آپ یہ اشکال ہی نہ کرتے۔ آپ کے اس اعلان کا جواب یہ ہے کہ آپ کو مقلد حقیقت اور ائمہ کے اعتبار سے ہیں۔ جبکہ غیر مقلد آپ نے معنی دھوئی کہ جو ترکہ جاتا ہے۔ مثالی آپ کو اسے ہم غیر مقلد میں۔ یعنی صرف نام۔ جسے لی ہے اسے آپ "غیر مقلد" کہہ گئے جیسا کہ "وہا" کا لائق صاحب کی عبارت "مقدم نام نے محقق" سے واضح ہو رہا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ محقق نام۔ جسے سے تو حقیقت نہیں بدل جاتی۔

جیسے کہ آئی ہا نام کا فوراً دیا جائے کہ تا تک سفید ہوتا ہے تو وہاں آئی سفید نہیں بن جاتا ای طرح آپ لوگ بھی اپنا نام محقق سمجھ کر دیکھتے سے جبکہ درحقیقت مقلد ہیں۔ تحقیق سمجھ کر نہیں ان کا نہیں ہے۔ لیکن جب ہے کہ وہاں کا لائق صاحب اسے بڑی مبالغہ فی کہتے ہیں۔

چنانچہ وہ کہتے ہیں۔

"مذہب ہذا مقلد ہونے کے باوجود اسے لوگ تحقیق اور تقلید کے چاروں اور اس ہالحدیث کہیں اور جو ان مذاہب مجتہدین پر غیر محقق اور عمل ہالحدیث کے چاروں اور تقلید کے چاروں کہیں کہیں یہ مبالغہ فی ہے" (الاشیاء الربیعیہ ص ۱۳۹)





کو یہ دونوں لازم و ملزوم ہی سمجھتے ہیں۔ آخر اہلحدیث کو کیا عجوبہ دینی واقعہ ہوئی۔ انہوں نے اہل بدعت کی تقلید یوں کر لی۔

**اہل قرآن**۔ حاصل میں یہ لوگ سہولت پسند اور خواہش نفس کے چہاری ہیں۔ جہاں نفسانی خواہشات کی تکمیل نے اسباب دیکھتے ہیں تو بس ان کے حلقے میں داخل ہونے کیلئے ان کی تقلید کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ چونکہ انکی تقلید کے بغیر نفسانی خواہشات پوری نہ ہو سکتی تھیں اسلئے ان کی تقلید کو گوارا کرنا پڑا۔

**غیر مسلم**۔ نفسانی خواہشات کی تکمیل اور لذتوں کے حاصل کرنے کیلئے اہلحدیث نے جو اہل بدعت کی تقلید کی ہے اس اپنے ذاتی عمل اور طبی تقاضوں کی وجہ سے کیا ہے یا ان کے مذہب نے اس کی اجازت دی ہے؟

**اہل قرآن**۔ اگر کسی کا ذاتی عمل ہوگا پھر تو معاملہ اس قدر سنگین نہ ہوتا اور یوں کہہ کر نال و بیچارا کہ یہ ان کا اپنا ذاتی فعل ہے۔ اہلحدیث کا مذہب نہیں مگر مصیبت تو یہ ہے کہ آپ لوگوں کا مذہب ہی یہ ہے کہ خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کے لئے آسانی اور سہولت دینے مذہب کی تقلید کی جا سکتی ہے۔

## نفسانی خواہشات کی تقلید

عام مقلدین اور اہلحدیث میں یہی تو فرق ہے کہ وہ اپنے مسلک ہی کی تقلید کرتے ہیں اگرچہ مسلکی مسئلہ نفس کے خلاف کیوں نہ ہو جبکہ آپ لوگ تقلید کرتے ہی اسلئے ہیں کہ نفسانی خواہشات کو پورا کیا جائے اور آپ کا مسلک آپ کو اس کی اجازت فراہم کرتا ہے۔ آپ کی خود ساختہ "فقہ بخاری" میں ایسے ہی مذکور ہے۔

چنانچہ خطہ مدحیہ الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

"وَكذلكنا باسبتح الرخص"۔ (ہدیہ المسلمی من مسند احمدی جلد ۱ صفحہ ۱۱۲)

"اور اسی طرح رخصتوں کے تلاش کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

ان کے بقول جس مذہب میں لذت دہانی من پسند چیز ہو تو اس مذہب کی تقلید کرنے میں کوئی حرج نہیں۔





2۔ شیعوں کا کہنا ہے کہ صحابہ کرام قرآن و حدیث کی حفاظت پر کرتے تھے۔ حامد سقہی کاویں سے  
الہدیت عالم رئیس محمد ندوی صاحب نے بھی ان کی تقلید میں صحابہ کرام و قرآن و حدیث کی حفاظت کا  
مرتب تک قرار دیا ہے۔

پناہ بخدا کی صاحب لیختے ہیں۔

”کہوت سے صحابہ کرام یمن بہت سی آیات کی خبر دیکھنے اور تلاوت کرنے کے باوجود بھی مختلف  
وجود سے ان کے خلاف عمل ہوا تھا۔“ (تویر آفاق صفحہ ۴۷)

ندوی صاحب ایک اور جگہ ”حضرت لڑ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حلقہ کھتے ہیں۔

”ان دونوں صحابہ کرام کو انصاف (قرآن و حدیث) کی خلاف ورزی کا مرتب قرار دیا  
جاسکتا ہے۔“ (تویر آفاق صفحہ ۸۸)

3۔ شیعوں کا کہنا ہے کہ حضرت عمرؓ نے شریعت محمدیہ کو بدل دیا تھا۔ دیکھی محمد ندوی الہدیت نے بھی  
شیعوں کی تقلید میں آکر کہا ہے کہ مسئلہ تین طلاق میں حضرت عمرؓ نے شریعت محمدیہ میں ترمیم کرنے  
ایک مجلس کی تین طلاق کو نہیں دیا۔

پناہ بخدا کی صاحب لیختے ہیں۔

”موصوف (حضرت عمرؓ) نے باعتراف خویش اس قرآنی حکم میں ترمیم کر دی اس قرآنی  
حکم میں موصوف نے یہ ترمیم کی تین (طلاقیں) قرار پائیں۔“ (تویر آفاق صفحہ ۴۹)

بلور ٹیوٹ یہ چند مسائل ذکر کرتے ہیں تفصیل کے لئے ”غیر مقلدین اور شیعہ مذہب کا توافق مشمولہ علماء  
ہند کے مجموعہ مسائل۔ الہدیت ہاشمہ“ مشمولہ توقعات مصنفہ“ کا مطالعہ فرمائیں۔

**غیر مقلد**۔ ان باتوں سے ثابت ہو رہا ہے کہ واقعی الہدیت نے شیعوں کی تقلید میں یہ سب  
بات لکھ دی ہے اور قرآن و حدیث نہ صرف یہ کہ ان باتوں کی تائید نہیں کرتے بلکہ ان کے صریح خلاف  
ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ شیعوں کے علاوہ دیگر باطل فرقوں کی بھی الہدیت تقلید کرتے ہیں؟







## اہل قرآن

شاید میں مرزا قادیانی کی نگاہوں میں ہمارے آج کے ”اہل قرآن“ کے لئے غلط فہمی ہو۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ ”اہل قرآن“ کے لئے غلط فہمی تو اب مجھ پر فرض ہو گیا ہے کہ مجھ کا ”تاج قادیان“ کی تفسیری زندگی کو آپ نے سامنے کر لیا۔ جس خدا نے مجھے چند حوالے لکھانے کی ہمارے ہم سے فرمایا۔

## غیر مقلد

راجہ انور آپ نے یہ بحث ضروری کرتی ہے کہ کسی نامور اور معروف عالم کی زبان کو یہاں نہایت اختصار سے ذکر کریں۔

## اہل قرآن

اس جگہ میں ان کی ہمارے ذکر کرتا ہوں۔ سادہ الفاظ میں جن کے زیر احسان ہیں جنہوں نے اہل علم کے نام اٹھ کر دیا ہے۔ میری مراد اس سے کوئی اور نہ ہے۔ مولانا محمد حسین شاہ کی صاحب کی اہم کتاب ہے۔

شاہ کی صاحب ”تاج قادیان“ کے مصنف لکھتے ہیں۔

”ثناء ان بھی شریف ہو سکتا ہے اپنے نام قادیانی نے جو مخلص و انہماک میں حقیقت شریعت کے لئے یہ مقدمہ کرتے ہیں اس کا ثناء کرنا چاہیے۔“ (اشعاع الہیہ ج ۲ صفحہ ۳۳۲)

یہ لکھی صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ لفظ کافیک شرقی معنی ہے اور ایک الہی معنی شرقی معنی۔ لفظی معنی پر مقدمہ کرنا ہے۔ مرزا قادیانی شرقی معنی کو لفظی معنی پر مقدمہ نہیں دلتے تھے۔ بالکل اسی طرح آپ سے ”تاج قادیان“ بھی شرقی معنی کو لفظی معنی پر مقدمہ نہ لکھتے ہیں کہ کا شاعرانہ اور مقلد ہے۔

مولانا شاہ کی صاحب مولانا شاہ ام تسری ”تاج قادیان“ کی تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”تفسیر ام تسری کو تفسیر مرزا قادیانی کہا جائے تو جابجا ہے۔۔۔ اس کا مصنف اس کی تفسیر ہر لفظ اور تحریف میں پورا مرزا قادیانی ہے۔ اپنا لفظی اور چمنی انگریزی ہے۔“

(الاربعین صفحہ ۶۲ مشمولہ رسائل احمدیت جلد اول)

مولانا شاہ کی صاحب نے ان کی تفسیر کو مرزا قادیانی تفسیر قرار دیا۔ جہاں ان کو ”پورا مرزا قادیانی“ کہا ہے۔ یعنی۔۔۔ کہ پانچ خلیفہ مرزا قادیانی کا مقدمہ ہے۔ مگر اس شخص سے کون یا شیخ نے انہیں ”تاج قادیان“ کہتے ہیں۔ لیکن ان کے ہاں مقلد بننے کا نام ہے۔





انہی سے عالم ہوا تاثر فائدہ دینا دہلوی صاحب ان کے حلقہ تکھے ہیں۔

”ایسے ماسواوی نفس کے بندے۔ خواہش انسانی کے لئے گھڑ گھڑ کے مسئلہ نکالتے ہیں اور جو کہتے ہیں قرآن احمدیٹ کا مسئلہ ہے اور یہ خدا رسول ﷺ کا حکم ہے۔“ (اضافہ محمدی صفحہ ۳۰) جو تا کر می۔ بحوالہ تجلیات معذور جلد ۲ صفحہ ۹۹)۔

حالانکہ گھڑے گھڑے مسئلوں کو دین الہی یا کریش کرنا یہود تصانی کا کام تھا۔ (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۴)۔ قرآنی حوالہ یہ جلد ۲ صفحہ ۴۲)۔ (فحسوی ایہود ہیں اور یہ مساجد کی تفسیر میں آپ سے دہلوی صاحب نے بھی اسی نام کو اپنی زندگی کا معمول بنائے رکھا۔

**غیر مقلد**۔ محترم! بس کریں اب احمدیٹ کو ذکر خیر کریں۔ سر سے پاؤں تک میں ان سے مقلد ہو گیا ہوں۔ میں انہیں دینی الہی کا بیج و بھجن تھا مگر یہ تو اہل حق کے علاوہ کمر اور باطل فرقوں کے مقلد ثابت ہوئے۔ میں یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ قرآن احمدیٹ کی بنیاد پائیدوں میں نہ کی بسر کرنے والے ہیں۔ مگر آپ کی باحوالہ گفتگو سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ تقلید کے گھنا توپ اندر سے شے سرگرداں ہیں۔ ہائے! میں دیت کو پانی سمجھتا رہا۔ چھلکے کو مقلد خیال کرتا رہا اور گمراہی کو میں دعوہ دیت قرار دیتا رہا۔ بدعت اور خطا کی دہلی کو میں سراپا مستقیم یقین کرتا رہا ہائے اللہ! یہ کیسے الجھدیت ہیں کہ دوسروں کو تو تقلید سے منع کرتے ہیں مگر خود اہل بدعت کی اتنی شدت سے تقلید کی ہے کہ بالکل ان کا میں ہو گئے۔ بلکہ ان سے بھی آگے نکل گئے۔ خدا کیلئے مجھے اس حماقت سے نکالے اور کسی دوسرے مذہب میں داخل کیجئے۔

## شاید غیر مقلد کی توبہ کا وقت آ گیا ہے

**اہل قرآن**۔ بہت خوب! میں تو یقین چاہتا ہوں کہ جیت میں الجھدیت مذہب پھر ڈھکے ڈھکے اہل قرآن بن چکا ہوں آپ بھی اہل قرآن بن جائیں اور میرے علاوہ اور بھی کئی الجھدیت اہل قرآن بن چکے ہیں۔

**غیر مقلد**۔ براے بہر پانی! مجھے صدمہ کہتے ہیں میں آپ لوگوں نے دھوکا دیا ہے میں نے آئے دلائل نہیں دیوں۔

**اہل قرآن**۔ محترم اس میں دھوکہ کی کوئی بات ہے ہم آپ کو ہندس کی تقلید و اجارے کی اصل رائے خانی کی اجارے کی اہمیت دے رہے ہیں۔ اگر ہمارے مذہب میں دھوکہ کی کوئی بات ہوتی تو اس میں کوئی بھی شامل نہ ہوتا۔ حالانکہ ہماری جماعت کے چنے بھی چھوڑا دینا اور محرم قسم کے دھوکے ہیں پہلے یہ سارے کے۔ اسے اچھڑا دیتے تھے۔

**غیر عقلی**۔ فدا کی بھی۔ لہذا قرآن یعنی مندرجہ ذیل نہیں بنا آپ یو۔ ای بچوں کو بہانے والی باتیں کر کے مجھے دھوکا دے رہے ہیں۔ اگر آپ کے پاس اس کے خلاف کوئی دلائل تو پیش کریں۔

**اہل قرآن**۔ حافظ محمد اسلم جیران پوری صاحب ہماری جماعت اہل قرآن میں امامت کے مرتبہ پر فائز ہیں وہ پہلے آپ کی جماعت الحمد للہ میں تھے۔

چنانچہ الحمد للہ مولانا امام خاں نوشہروی ان کے والد مولوی امامت تھ جیران پوری صاحب کے حالات میں لکھتے ہیں۔

"آپ کے صرف ایک بیٹے مولانا حافظ محمد اسلم جیران پوری ہیں جو مشہور عالمنا سید مولانا صاحب تصانیف کثیرہ مثلاً تاریخ الاسلام، تاریخ نجد، تاریخ القرآن وغیرہ ہیں۔ ان کی عمر سے سلسلہ الحمد للہ میں منسوب تھے مگر اب آخر میں اس سے ویشہ توڑ لیا ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ قرآن ہدایت کے لئے کافی ہے اور محدثین دین نہیں بلکہ امتیاز دین ہیں"۔ (ترجمہ ملامت الحمد للہ صفحہ ۳۱۸)

جب تیار کرنے کی کتابوں کے مصنف ہماری جماعت میں شامل ہو گئے ہیں تو آپ بھی آپ کی۔

**غیر عقلی**۔ میں اگرچہ مذہب الحمد للہ سے بیزار ہو گیا ہوں مگر ہوش و حواس سے سمجھ رہے ہوں۔ ہونے آپ کی جماعت میں شامل نہیں ہوتا۔ مجھے کچھ بھی ہو۔ مجھے موت منظور ہے مگر اہل قرآن بنانا منظور نہیں۔

**اہل قرآن**۔ آخر کیا وجہ ہے آپ ہماری جماعت سے اس قدر نفرت؟ کیا آپ کی نفرت اس لئے ہے؟

**غیر مقلد**۔ اس بات پر ہے کہ میں خلی ملائم کرام کی کتابیں 'شوق حدیث' کا حصہ ہوں۔ نہ تاج  
 حقیقت حدیث، مقدمہ دوسری ترجمہ کی وغیرہ کا۔ حالہ کرچکا ہوں۔ جن میں حدیث کی حقیقت پر مدلل بحث ہے۔  
 اور آپ کے فرقہ کی بھرپور تردید ہے۔ ان کتابوں کے مطالعہ نے مجھے آپ کی جماعت سے رنجش  
 کیا ہوا ہے۔ لہذا اپنی جھپٹکی کی ریت کے لئے بھی آپ کی جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا، اور الحمد للہ  
 مذہب سے آپ کی گفتگو نے جبر کر دیا ہے اس نئے میں خلی ہوتا ہوں۔

**اہل قرآن**۔ آپ کو خلی کیوں اچھے لگتے ہیں؟

**غیر مقلد**۔ تھکے تو خلی اور الجھد حدیث دونوں کرتے ہیں مگر ایک اہم فرق یہ ہے کہ خلی اہل حق اور  
 کرام کی تحقیر کرتے ہیں جبکہ الجھد حدیث کرام اور یا غل فرقوں کی تحقیر کرتے ہیں۔ اس لئے خلیوں کی  
 تکلیف الجھد حدیث کی تحقیر سے ہزاروں گنا بہتر ہے۔ آپ کو بھی اس سے اتفاق ہے۔ بلکہ آپ ہی نے تو مجھے  
 اس سے آگاہ کیا ہے۔ میں آپ کے سامنے ہی خلی ہونے کا اعلان کرنا ہوں۔

**اہل قرآن**۔ پھر میری محنت تو راجحان چلی گئی۔ میں نے اسی لئے تو اس قدر مشقت برداشت کی  
 ہے کہ شاید آپ جہاد کی جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔

**سابق غیر مقلد**۔ نوبت ہے کہ آپ کی محنت راجحان بھی گئی مگر میری محنت کا صلہ نقد وصول ہو  
 گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی دولت سے مالا مال کر دیا ہے۔ اچھا اب اہانت۔

والسلام علی من اتبع الهدی

غیر مقلدین کے بخاری شریف پر عمل کرنے کے دعویٰ کے خلاف ہونے کو طشت از جام لہرے والی

کتابیں

۱۔ احادیث بخاری اور غیر مقلدین

۲۔ غیر مقلدین کا امام بخاری سے اختلاف

۳۔ کلم حقیقت، رقم مولانا سید قوام خلی صاحب

# مکتبہ المجتہد کی چند دیگر اہم مطبوعات

عقیدہ حیات الانبیاء اور قاضی کا حیات

جلد ۱

مولانا نور الدین شیدی صاحب

اسلام کے نام پر جو آپ سختی

جلد ۱

اور جو قاضی صاحب

عقیدہ حیات الانبیاء فی ضوء اربع الطوائف

جلد ۱

مولانا محمد امین صاحب دہلوی مدظلہ

جماعت المسلمین حقیقی کے آئینے میں

جلد ۱

مولانا محمد امین صاحب دہلوی مدظلہ

خیر مقلدین کا امام بخاری سے اشتکاف

جلد ۱

مولانا رب نواز سلی دہلوی مدظلہ

نامتواریات المسلمین کے امیر کے خلاف جعلی جواب

جلد ۱

مولانا محمد امین صاحب دہلوی مدظلہ

سلفی کون؟ حق و خیر حلالہ

جلد ۱

مولانا محمد امین صاحب دہلوی مدظلہ

گلدستہ سنت فی رد بدعت

جلد ۱

مولانا محمد امین صاحب دہلوی مدظلہ

القول المستتر فی حیات خیر البشر

جلد ۱

مولانا محمد امین صاحب دہلوی مدظلہ

عاشر

مکتبہ المجتہد اور دیوبند کی سب سے زیادہ اہم مطبوعات

0314-3441039

مکتبہ المجتہد اور دیوبند کی سب سے زیادہ اہم مطبوعات